الدُّرُّ المكنون في الحجّ المسنون



مرتب
شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امرتسری رحمہ اللہ

تخریج و تحقیق
فضیلۃ الشیخ
مولانا حبیب الرحمان خلیق

کلیہ دار القرآن والحدیث
433 جناح کالونی فیصل آباد فون: 2645531

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدر المکنون
فی
الحج المسنون

مرتب
شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امرتسری ؒ

تخریج وتحقیق
فضیلۃ الشیخ محمد زبیر عقیل

کلیہ دار القرآن والحدیث
433 جناح کالونی فیصل آباد فون: 2645531

نام کتاب .... الدر المکنون فی الحج المسنون

تالیف .... شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امرتسری ؒ

ناشر .... محمد انس مدنی

اشاعت .... جون 2011ء

کمپوزنگ .... مکتبہ اسلامیہ کمپیوٹرز

ملنے کا پتہ

کلیہ دارالقرآن والحدیث

433 جناح کالونی فیصل آباد فون: 2645531

فہرست

کلیہ دارالقرآن والحدیث کا تعارف

مدارس دینیہ کی اہمیت:

مدارس کی اہمیت وافادیت سے کسی کو انکار نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی بقاء کے لیے ان کا وجود و قیام نہایت ضروری ہے، مدارس ہی کی گود میں مستقبل کے حفاظِ قرآن، محدثین کرام، فقہائے عظام، نامور صحافی، شعلہ نوا مقرر اور ملتِ اسلامیہ کے پاسبان پروان چڑھتے ہیں۔ کتاب وسنت، مروجِ اسلام، دینی روایات و آثار کا تحفظ، ہمارے مدارس کا نصب العین ہے۔

کلیہ دارالقرآن والحدیث کا فیصل آباد کی مشہور سلفی درسگاہوں میں شمار ہوتا ہے جس کے بانی شیخ الحدیث محمد عبداللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

کلیہ کا آغاز

کلیہ کی ابتدا 1932ء ویرووال ضلع امرتسر سے (دارالعلوم

شمسیہ کے نام سے) ہوئی ویرووال تحصیل ترن تارن سے 15 کلومیٹر دور تھا۔ شیخ کے سب سے پہلے شاگرد مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف رحمۃ اللہ علیہ (م: 28 جون 1996ء) مؤسس جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد 1938ء میں اسی مدرسہ سے فارغ ہونے کے بعد ابتدائی کتب میں مولانا کے معاون ہوئے۔ یہ مدرسہ اپنی تبلیغی و دعوتی سرگرمیوں کو تقسیم ہند تک سرانجام دیتے ہوئے نور تشنگانِ علم کو سیراب کرتا رہا۔ قیام پاکستان کے بعد مدرسہ دارالقرآن والحدیث کا دوبارہ اجراء جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد میں کیا گیا، جس کا باقاعدہ افتتاح 1954 میں مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے کروایا گیا۔ پھر وہاں سے منتقل ہوکر جناح کالونی میں ایک قطعہ ارضی لے کر تعمیری کام کا آغاز کردیا گیا۔

کلیہ دارالقرآن والحدیث کا ارتقاء:

طلباء کی تعلیم و تربیت اور مدرسہ کی اچھی شہرت نے اسے اندرون و بیرونِ ملک مزید عروج بخشا، مدارس کی زیارت کے لیے اندرون

ملک سے علماء ومشائخ کی آمد کے سلسلہ کے ساتھ ساتھ بیرونِ ممالک سے عرب مشائخ بھی تشریف لاتے رہے۔ چنانچہ جدید تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ''اسے کلیہ دارالقرآن والحدیث'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اور 1985ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے الحاق ہوگیا اس وقت سے تادم تحریر بیسیوں طلباء مدینہ یونیورسٹی سے فیضاب ہو چکے ہیں اور اندرون و بیرون ملک درس و تدریس کے علاوہ دیگر امورِ حیات میں مصروف عمل ہیں۔

نیز اس وقت سات فاضلین مدینہ یونیورسٹی بطور مدرس اپنی خدمات کلیہ ھذا میں سرانجام دے رہے ہیں۔

کلیہ کے نئے تعلیمی مرکز کا آغاز

گزشتہ برس جھنگ روڈ ٹھیکری والا کے قریب ایک صاحب خیر نے تقریباً 2 ایکڑ قطعہ ارضی کلیہ دارالقرآن والحدیث کے تعلیمی مرکز کی تعمیر کے لیے وقف کیا ہے فجزاہ اللہ خیراً ملک کے

نامور علماء و مشائخ اور شیوخ الحدیث کے دستِ مبارک سے مورخہ 28-2-2010 کو اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اب وہاں ایک عالیشان مسجد کی تعمیر کا آغاز کر دیا گیا ہے کلیہ دارالقرآن و الحدیث کا یہ ذیلی مرکز ''اسلامک ایجوکیشنل کمپلیکس'' کے نام سے ان شاء اللہ مستقبل میں اپنے دینی و اصلاحی کام کا آغاز کرنے والا ہے جس کی تعمیر پر تقریباً سات کروڑ روپے لاگت آئے گی۔

دردِ دل رکھنے والے احباب سے تکمیل کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

مسائل حج کے متعلق بہت سی کتب نظر سے گزریں جن میں عموماً افراط وتفریط اور طوالت تھی۔ خیال گزرا رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ حج جو کتب حدیث میں مرقوم ہے اس کو یکجا کر دیا جائے تا کہ حجاج کتاب وسنت کے مطابق حج وعمرہ کر کے اجر کامل کے مستحق ہوں۔ کیونکہ اطاعت رسول میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴾ [۲۴/ نور: ۵۲]

"یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اور مالک سے ڈرے (خائف ہو) وہی لوگ کامیاب ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر فرمایا تھا:

خُذُوْا عَنِّیْ مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجّ

بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا.

(نسائی کتاب مناسك الحج، حدیث ۳۰۱۲ ارواء الغلیل ٤/ ۲۷۱ حدیث ۱۰۷٤)

"لوگو! مجھ سے احکام حج سیکھ لو اور انہیں ازبر کر لو شاید اس سال کے بعد میری آپ سے ملاقات نہ ہو سکے۔"

اس خطبہ کے بعد آنحضور ﷺ صرف تین ماہ زندہ رہے۔

جو اعمال وافعال پیغمبر ﷺ کے قول و فعل کے مطابق نہ ہوں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں جعلی سکہ کی طرح ہیں جس سے کوئی منفعت نہیں۔ بنانے والے، رکھنے والے سب مجرم ہیں۔ ہم نے محض بر بناء اصلاح مستند کتب سے حوالہ جات نقل کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ عاملین، سنت کے مطابق حج و عمرہ ادا کریں اور ان کی محنت وصرف زر ضائع نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

محمد عبداللہ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خُصُوصًا عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُجْتَبٰی وَصَحَابَتِہِ الْاَتْقِیَاءِ اِلٰی یَوْمِ اللِّقَاءِ. اَمَّا بَعْدُ!

ارکان خمسہ جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ ان میں سے ایک رکن حج بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی اور آمد ورفت کا خرچ اس کے پاس ہو اور گھر والوں کا خرچ با آسانی موجود ہو، بموجب فرمان الٰہی:

﴿ وَلِلّٰہِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ...... ﴾ [۳/ آل عمران: ۹۷]

''اس پر اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف سفر فرض ہے، کوشش ضروری ہے اور نتائج کا انحصار اللہ تعالیٰ پر ہے۔''

ایک صاحب استطاعت کوشش کرتا ہے لیکن کامیاب نہیں ہوتا تو وہ مورد عتاب نہیں، عتاب ان لوگوں پر ہے جن کو توفیق میسر

ہے لیکن مال کے کم ہو جانے کا خیال ہے۔

صحت نیت

جانے سے پہلے نیت صحیح کر لینی چاہئے کہ فریضہ الٰہیہ کے لئے جا رہا ہوں، نہ ریا مقصود ہے، نہ حاجی صاحب کہلانے کا خیال محض رضائے الٰہی مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی سعی قبول فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حج مبرور

صحیحین میں ہے: ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ (وَفِیْ رِوَایَةِ الْبَیْهَقِیْ وَالْحَاكِمِ مُخْتَصَرًا) قَالَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ قِیْلَ وَمَا بِرُّهٗ قَالَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَطِیْبُ الْكَلَامِ))

(بخاری، کتاب الحج: ۳/ ۳۸۱، حدیث: ۱۵۱۹)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سے اعمال افضل وبہتر ہیں؟ آپ فرماتے ہیں سب سے افضل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ سائل نے سوال کیا پھر کونسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جہاد، سائل نے پھر پوچھا پھر کونسا عمل؟ آپ فرماتے ہیں: حج مبرور۔ حج مبرور کی آپ خود ہی تفسیر فرماتے ہیں کہ وہ حج ہے جس میں مروّت واحسان کیا جائے۔ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اور جھگڑا وغیرہ چھوڑ کر عمدہ کلام سے معاملات نپٹائے جائیں۔

حجاج کرام پر شیطانی حملے

حج میں خصوصاً شیطان اپنے لاؤ لشکر لے کر حاجی کو غیر شرعی باتوں پر اکساتا ہے کہیں بوٹی پر جھگڑا، کہیں روٹی پر، کہیں پانی پر، معمولی باتوں پر تحریص ورغبت دلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسی لیے

خصوصاً (بحیثیت نوٹ) ارشاد فرمایا:

﴿ لَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾ [٢/ البقرة: ١٩٧]

''کہ حج میں جھگڑا، دنگا فساد سے اجتناب کرنا چاہئے ورنہ حج ''حج مبرور'' نہ ہوگا۔''

(۲) ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان میں منقول ہے:

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ.

(ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل دعاء الحجاج، حديث: ٣٠١٤؛ صحيح سنن ابن ماجه للالباني: ٢/ ١٤٩؛ صحيح ابن حبان:٦/ ٣٦٨٤)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی جماعت ہیں۔ ان کا امتیازی نشان یہ ہے کہ اگر اپنے مالک سے کسی قسم کی دعا کریں تو اسے شرف قبولیت حاصل ہوتا ہے، اگر مغفرت چاہیں تو انہیں معاف کردیتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

عَن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع ثم اخذ بحلقة باب الكعبة فقال: ايها الناس الا اخبركم باشراط السّاعة؟

يا سلمان يحج الناس الى هذا البيت الحرام تحج ملوكهم لهوا او تنزها واغنياء هم للتجارة ومساكنهم للمسئلة وقراء هم رياء وسمعة، قال: ويكون ذلك يا رسول الله؟ قال: نعم والذى نفسى بيده، عنده ذالك يا سلمان يفشو الكذب يظهر الكوكب له الذنب وتشارك المرأة مع زوجها فى التجارة وتتقارب الاسواق، قال وما تقاربها؟ قال كسادها وقلة ارباحها، عند ذالك يا سلمان، يبعث الله ريحا فيها حيات صفر، فتلقط رؤساء العلماء لما رأو المنكر فلم يغيروه قال:

ويكون ذالك يا رسول الله، قال نعم، والذى بعث محمداً بالحق. (تفسیر درمنثور، ج۶ ص:۵۳)

''رسول اللہ ﷺ نے جب حجۃ الوداع کیا تو آپ نے بیت اللہ کا کنڈا پکڑ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا کہ لوگو کیا میں تمہیں علامات قیامت اور اس کی نشانیاں اور شرائط کے بارہ میں مطلع نہ کروں؟ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے حبیب میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ضرور ارشاد فرمائیں۔ (یہاں صرف وہ حصہ ذکر کیا جاتا ہے جو صرف حج سے متعلق ہے)

آپ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ بادشاہوں اور ملوک کا حج سیر وتفریح کے لئے، غنی و مالدار لوگوں کا حج تجارتی مفادات کی خاطر، غرباء ومساکین کا حج سوال اور روپیہ پیسہ اکٹھا کرنے کے لیے، اور علماء و

قراء کا حج ریا کاری و دکھلاوے کی خاطر ہوگا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اس پر سوالاً عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح بھی ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایسا ضرور ہو گا۔سلمان! اس وقت جھوٹ عام ہو جائے گا اور دم دار ستارہ دکھائی دے گا اور عورت اپنے شوہر کے ساتھ کاروبار تجارت میں شریک ہو گی۔ بازار قریب قریب ہوں گے۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ان کے قریب ہونے کا سبب کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس کا سبب کساد بازاری اور قلت نفع ،اور اس وقت یہ بھی ہو گا کہ آندھیاں چلیں گی جس میں زرد رنگ کے سانپ ہوں گے اور وہ سانپ اس وقت کے علماء وقرآء سے چمٹ جائیں گے کیونکہ انہوں نے منکرات و برائیاں دیکھیں اوران کا انکار نہ کیا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ایسا

ہی ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا، یہ ضرور ہوگا۔

(یہ احوال قرب قیامت کے وقت پیش آئیں گے)

حج کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور وہ تمام قسم کے جھگڑوں اور گناہ کے کاموں سے بچا رہا وہ اس طرح لوٹے گا جیسے اسے ابھی اس کی والدہ نے جنا ہے۔ یعنی گناہوں سے بالکل پاک وصاف۔ (بخاری کتاب الحج ۳/ ۳۸۲، حدیث ۱۵۲۱)

پاکیزہ مال کی ضرورت

إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتھا، ۲۴۴۲، (۷/ ۱۰۱) مع شرح النووی)

''اللہ تعالیٰ خود طیب ہے، طیب کو ہی قبول کرتا ہے۔''

طبرانی رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی پاکیزہ زادِ سفر کے ساتھ حج کے لیے نکلتا ہے اور اپنا پاؤں سواری کے رکاب میں رکھ کر لبیک پکارتا ہے تو اس کو آسمان سے پکارنے والا جواب دیتا ہے، تیری لبیک قبول اور رحمتِ الٰہی تجھ پر نازل ہو، تیرا توشہ حلال اور تیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول ہے اور تو گناہوں سے پاک ہے، اور جب آدمی حرام کمائی کے ساتھ حج کے لیے نکلتا ہے اور سواری کے رکاب میں پاؤں رکھ کر لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے منادی کرنے والا جواب دیتا ہے، تیری لبیک قبول نہیں، نہ تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، تیرا زادِ سفر حرام، تیری کمائی حرام اور تیرا حج غیر مقبول ہے۔ (أحکام الحج والعمرۃ، للشیخ ابن باز، ص:۲۲)

جانے سے پہلے عمدہ صاف مال لے کر اس سفر کو اختیار کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صالح عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

گھر سے نکلتے وقت

جب حاجی سفر کی تیاری میں اپنا رخت سفر باندھے تو گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ اس سے سفری تکالیف سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔ بیہقی ابن عساکر اور دیلمی میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب سفر حج میں جانے کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کے لئے جو مقیم ہیں الوداع کرتے وقت دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا میں برکت کرے گا اور حاجی مسافر کے لیے اس کے بھائی دعا کریں۔ مسنون دعا یہ ہے۔

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوىٰ وَغَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ.

(ترمذی، باب ما یقول، اذا اودع انساناً ۲/ ۱۸۰)

"بھائی! اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِ راہ بنائے اور تیرے گناہ

معاف کرے اور تمام بھلائی کی سہولتیں جہاں بھی آپ ہوں میسر ومہیا فرمائے۔"

اور خود حاجی صاحب اپنے مالک سے نہایت عجز وانکسار سے کہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا هٰذَا وَاخْلُفْنَا فِي اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ.

(ترمذی، باب ما ذا یقول واذا خرج مسافر ۲۱/ ۱۸۱)

"اے میرے مالک تو ہی میرے سفر میں میرا ساتھی ہے اور تو ہی میرے اہل ومال میں (نگہبان) خلیفہ ہے تو ہی سفر میں ہمارا ساتھ دے اور تو ہی ہمارے اہل میں (نگہبان) خلیفہ ہو، اے میرے مالک! میں سفر کی صعوبتوں سے تیری ذات کی پناہ چاہتا

ہوں۔ نفع کے بعد نقصان سے پناہ چاہتا ہوں، اپنے اہل و مال میں برے منظر سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔''

یہ دعا کرے ان شاء اللہ سفر اچھا گزرے گا۔ ناخوشگوار واقعہ بفضلہٖ تعالیٰ پیش نہیں آئے گا۔

ایک اور بھی مختصری دعا منقول ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ.

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول إذا رکب إلی سفر الحج وغیرہ، برقم ۳۲۶۲، ۹/ ۱۱۵)

''اے میرے مالک میں اس سفر مبارک میں نیکی اور تقویٰ کا سائل ہوں اور تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق تجھ سے مانگتا ہوں اے میرے مالک سفر کی تمام صعوبتوں کو مجھ پر آسان کر دے اور سفر کی دوری کو لپیٹ کر مختصر بنا دے۔''

یہ تمام دعائیں آنحضور ﷺ سے منقول ہیں۔ ان کے پڑھنے سے سفر بابرکت ہوگا۔

جب سواری پر چڑھے خواہ ریل گاڑی ہو یا جہاز تو یہ دعا مسنون ہے:

﴿ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ ﴾

[٤٣/ زخرف: ١٣، ١٤]

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ﴾ [١١/ هود: ٤١]

اس دعا مسنون کے بعد ان شاءاللہ نقصان سے محفوظ رہے گا۔

رفقاء سے معاونت

جب سفر شروع ہو جائے تو اپنے رفقاء سے حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرے، رفیق کی گری پر نرمی اختیار کرے، غریب بوڑھے

اور عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک اور معاونت سے پیش آئے۔ جس طرح یہ جماعت الٰہی بیت اللہ کی طرف جا رہی ہے اسی طرح لعین ابدی اپنے چیلے ان کے ساتھ بھیجتا ہے جو آپس میں فتنہ وفساد شر کے لئے شدت سے کوشاں ہوتے ہیں۔ برائی کی طرف رغبت دیتے ہیں اور خیر کے کاموں میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ سعادت مند وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور اپنی کوشش جاری رکھے تاکہ فتنہ وفساد سے احتراز ہو۔

قصر صلوٰۃ

سفر میں نماز کو قصر کر کے پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔ قصر صلوٰۃ کے متعلق آپ نے فرمایا:

صَدَقَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ (مسند احمد ۱/ ۱۵)

''اللہ کا آپ پر احسان عظیم ہے اس کے احسان کو قبول کرو محنت کم اجر زیادہ۔ اللہ کی رضا، اطاعتِ پیغمبر میں ہے۔''

جس جگہ اقامت اختیار کی جائے تین دن سے زیادہ اقامت کا ارادہ ہو تو وہاں جاتے ہی پوری نماز پڑھنی چاہیے۔

(مؤطا امام مالك ص: ۱۳۲)

قصر صلوٰۃ میں جہاں چار رکعت پڑھنی فرض ہیں وہاں دو رکعت پڑھے۔ مثلاً ظہر، عصر، عشاء ہاں اگر امام کے پیچھے ہو تو امام کی اقتداء ضروری ہے۔ جتنی رکعتیں امام پڑھے اتنی ہی رکعتیں اسے پڑھنی اطاعت امام کے تحت لازمی ہوں گی۔ سفر میں سنت موکدہ معاف ہیں وتر اور صبح کی سنت آنحضور ﷺ سفر و حضر میں ترک نہیں کرتے تھے۔

اقسام حج

حج تین طرح سے منقول ہے۔ قِران، تمتّع، صرف حج

قِران

میقات سے گزرتے وقت حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھنا

اور دسویں ذی الحجہ کو حلال ہونا اسے قِران کہتے ہیں اور کرنے والے کو ''قارن'' کہتے ہیں۔

تمتُّع

میقات سے گزرتے وقت صرف عمرہ کا احرام باندھنا اور عمرہ کر کے حلال ہو جانا اور آٹھ ذی الحجہ کو دوبارہ صرف حج کا احرام باندھنا اور دسویں ذی الحجہ کو منیٰ کے مقام میں حلال ہو جانا اسے حج تمتع کہتے ہیں اور یہ عمل کرنے والا مُتَمَتِّع کہلاتا ہے۔

نوٹ:۔ احرام میقات گزرنے سے پہلے باندھنا ضروری ہے۔

مفرد حج

میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اور دسویں ذی الحجہ مقام منیٰ میں قربانی کے بعد احرام کھولنے کو محض حج کہتے ہیں اور کرنے والے کو مفرد بالحج یا حاجی کہتے ہیں۔ پاکستانی اور ہندوستانی ہی نہیں بلکہ کل دنیا کے لوگوں کو سہولت تمتع میں ہے کیونکہ احرام کے

بعد عمرہ کر کے اس کے لئے سب حلال شدہ چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں حلال ہو جاتی ہیں۔ اور آدمی با سہولت خوشبو لگا سکتا، لباس زیب تن کر سکتا ہے ممانعت نہیں اور عموماً محدثین کا خیال یہ ہے کہ تمتع، قِرآن اور اکیلے حج سے افضل ہے۔ چونکہ نبی علیہ التحیۃ والتسلیم قربانی ساتھ لائے تو اس لئے ان کے لئے قارن رہنا ہی ضروری تھا ورنہ ممکن تھا کہ آپ بھی تمتع کرتے جس طرح کہ:
لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَااسْتَدْبَرْتُ مَا اُهْدِیْتُ (اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا) کا تقاضا ہے وَالْعِلْمُ عِنْدَاللّٰهِ.

(صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ١/ ٣٥٧، ١٦٧٦)

طریقہ احرام

ہمارے پاکستانی، ہندوستانی بھائیوں کے لئے میقات ''یلملم'' پہاڑی ہے۔ میقات اسے کہتے ہیں جس سے آگے حاجی کو بغیر

احرام کے نہیں جانا چاہئے۔ جہاز پر سفر کرنے والوں کو پہلے اطلاع دے دی جاتی ہے کہ فلاں وقت "یلملم" پہاڑی کے قریب جہاز گزرے گا۔ اس لئے انہیں ضروری ہے کہ قبل از وقت غسل کر لیں اور خوشبو لگا لیں اور دو چادریں، ایک تہ بند کی شکل میں اور دوسری چادر کندھوں پر اوڑھ لیں، سر ننگا رکھیں، جراب، دستانے، کرتہ، پاجامہ وغیرہ پہننے درست نہیں۔ اَن سلی چادروں کی قید شرع محمدی میں کہیں نہیں ملتی۔ ہوائی جہاز پر سوار ہونے والے کراچی سے احرام باندھ لیں۔ کیونکہ انہیں میقات کا علم مشکل ہے۔

عورت کا احرام

اچھے کپڑے اتار کر غسل کرے، پھر عام لباس، شلوار، کرتہ اور اوڑھنی پہن لے اور کپڑے احرام والے (مرد، عورت) پہن کر، اگر وقت ہو تو کوئی فرض نماز ادا کریں اور پھر کہیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ.

(بخاری، کتاب الحج ۳/ ۴۰۸ حدیث ۱۵۴۹، مسلم ۱/ ۳۷۵ باب التلبیة و صفتھا)

''اے میرے مالک! غلام حاضر ہے (آپ کے گھر کی زیارت کے لئے) اے میرے مالک غلام حاضر ہے اور اقرار کرتا ہے کہ تو اپنی مملکت میں ذات وصفات میں یکتا وحدہ لاشریک ہے۔ تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ بادشاہی تیری، ملک تیرا، تیرا کوئی ثانی نہیں۔ غلام حاضر ہے اور اے میرے سچے معبود! غلام حاضر ہے۔ (اسے شرف قبولیت عطا فرما)

جس خوش بخت کی نیت تمتع کی ہو وہ محض عمرہ کا احرام باندھے اور جب تلبیہ، یعنی لبیک کہے تو پہلی دفعہ کہے:

لَبَّيْكَ عُمْرَةً، لَبَّيْكَ عُمْرَةً حَجًّا. (مسند احمد: ۳/ ۱۰۰)

جس طرح اوپر گزر چکا کہے اور جب بیت اللہ پہنچے گا تو تلبیہ

ختم ہوگا۔ راستے میں کبھی اللہ اکبر، کبھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھے۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ آنحضور ﷺ کی موجودگی میں اس طرح پڑھا جاتا تھا۔

ممنوعات احرام

حالت احرام میں کرتہ، قمیض، شلوار، کوٹ، ٹوپی وغیرہ جبہ دستانے، جراب، خوشبو ممنوع ہیں۔ زعفرانی کپڑا زعفران اور کستوری لگانا ممنوعات میں شامل ہیں۔ نہ بال توڑے نہ جوں مارے، ہاں زمین پر پھینک سکتا ہے، غسل کرسکتا ہے، لیکن بال نہ ٹوٹنے پائے تیل لگانے سے احتراز کرے، نہ بال منڈوائے، نہ کنگھی کرے۔ میاں بیوی ہوں تو جنسی تعلقات اور اس کے مقدمات سے احتراز کریں۔ عورتوں کے لئے حالت احرام میں چہرہ کھلا رکھنا جائز نہیں ہے۔ چہرہ کھلا رکھیں، جب معلوم ہو کہ غیر محرم آرہے ہیں تو پردہ کریں۔ (بخاری، کتاب الحج: ۳/ ۴۰۱، حدیث: ۱۵۴۲، مسلم: ۱/ ۳۷۲، ۳۷۳ باب ما يباح

للمحرم، ارواء الغلیل: ۳/ ۲۱۲، حدیث: ۱۰۲۳، ۱۰۲۴)

عورت پر پردہ واجب ہے

یہ مسئلہ جو مشہور ہے کہ عورت سر پر کوئی ٹوکری وغیرہ یا پنکھی باندھ لے۔ جس سے منہ پر کپڑا نہ لگے، کہیں ثابت نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو گئی تھیں فرماتی ہیں جب ہمیں معلوم ہوتا کہ غیر محرم آرہے ہیں تو ہم اپنا چہرہ ڈھانپ لیتیں اور جب چلے جاتے تو چہرہ کھول لیتیں۔

(ارواء الغلیل ۳/ ۲۱۲ حج ۱۰۲۳، ۱۰۲۴)

چہرہ پر ہمیشہ کپڑا رکھنا اور اسے ڈھانپے رکھنا خلاف سنت ہے۔ یہی سنت طریقہ ہے۔ بے حجابی کسی جگہ بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ خصوصاً ایسے سفر میں غیر شرعی کام نہیں چاہئے۔ عموماً لوگوں میں مشہور ہے کہ حج کے بھائی بہن ہیں اس لئے پردہ کی ضرورت نہیں، غیر شرعی قول وفعل ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

موذی جانور کا قتل

محرم موذی جانور، مثلاً، سانپ، بچھو، چوہا، کوا، چیل، باؤلا کتا، بھیڑیا وغیرہ جو موذی ہوں، مار کر سکتا ہے۔ تاکہ اس کے شر سے لوگ محفوظ رہ سکیں۔ اسی طرح حملہ آور جانور یا آدمی اس کی مدافعت کر سکتا ہے۔ شرعاً جرم نہیں۔ (بخاری، کتاب جزء الصید ٤/ ٣٥، حدیث ٣٠، ١٨٢٩، مسلم ١/ ٣٨١، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ، ارواء الغلیل ٣/ ٢٢١، حدیث ١٠٣٦، مناسك الحج شیخ الاسلام ابن تیمیہ)

مکہ کے حرم میں داخل ہوتے وقت کوئی دعا مسنون میری نظر سے نہیں گزری متداول کتب کی چھان بین سے یہی پتہ چلتا ہے۔ (والعلم عنداللہ)

مکہ میں داخل ہونے سے پہلے جس جگہ سے آبادی شروع ہوتی ہے وہاں ایک کنواں ہے جسے ''بئر ذی طویٰ'' کہا جاتا ہے آج کل

زاہر کے نام سے مشہور ہے یہ جدہ سے آتے بائیں جانب ہے وہاں غسل کرنا مسنون امر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کیا تھا۔ (بخاری کتاب الحج ۲/ ۴۳۵ حدیث ۱۵۷۳، مسلم ۱/ ۴۱۰، باب استحباب المبیت بذی طوی)

پھر وہاں سے معلیٰ کی جانب سے بیت الحرام کے دروازہ باب السلام سے داخل ہونا چاہئے اور سیدھے بیت اللہ المکرم کو آئے اور جب بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے جیسا کہ:۔ ابن جریر نے نقل کیا ہے:

كَانَ إِذْ رَاى الْبَيْتَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْهٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَهَابَةً وَبِرًّا وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا.

(السنن الکبریٰ، للبیہقی ۵/ ۷۳)

''آنحضور ﷺ جب بیت اللہ شریف کو دیکھتے وہ دونوں

ہاتھ اٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے ۔ اے میرے مالک اس عظیم گھر کی شرافت کرامت، عظمت اور ہیبت میں زیادتی فرما اور جس خوش نصیب نے اس برکت والے گھر کی عظمت اور شرافت کو برقرار رکھتے ہوئے حج کیا یا عمرہ کیا اس کی شرافت وعظمت میں تو اضافہ فرما۔

بیت اللہ میں تحیۃ المسجد

بیت الحرام میں داخل ہوتے تحیۃ المسجد دو رکعت پڑھنی ثابت نہیں ہے۔ سب سے پہلا عمل طواف بیت اللہ ہے۔ سیدھا حجر اسود کی طرف پہنچے اور اگر با آسانی بوسہ دیا جا سکے تو بوسہ دے یا ہاتھ لگایا جا سکے تو ہاتھ لگا لے (اور ہاتھ کو بوسہ دے دے)

ورنہ مزاحمت بھیڑ میں داخل ہو کر دھکا پیل کرنا گناہ ہے۔

قَالَ ابْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعُمَرَ يَا اَبَا حَفْصٍ اِنَّ فِيْكَ فَضْلُ قُوَّةٍ فَلَا تُوْذِ

الضَّعِيْفَ اِذَا رَاَيْتَ الرُّكْنَ خَلْدًا فَاسْتَلِمْ وَاِلَّا كَبِّرْ فَامْضِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ لَا تُؤْذِ الرَّجُلَ بِفَضْلِ قُوَّتِكَ.

(مؤطا امام مالك، مسند احمد، ۲/ ۳۵۱، مصنف ابن ابی شیبه ۵/ ۱۳۶ الروضة الندیه ۱/ ۲٦۱)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے ابوحفص! اللہ تعالیٰ نے تجھے قوت کی زیادتی سے مالا مال کیا ہے کمزور آدمی کو تکلیف مت پہنچانا۔ اگر حجر اسود کی موضع میں بھیڑ نہ ہو خالی ہو تو بوسہ وغیرہ دے دینا ورنہ اللہ اکبر کہہ کر وہاں سے گزر جانا (بعض جگہ اشارہ بھی آیا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح ایک قوی ہیکل شکل کو کہہ رہے تھے کہ اپنی قوت کے بل بوتے پر لوگوں کو مت دھکیلو (یہی ثواب ہے) دھکم پیل کر کے حجر اسود کی طرف جانا کوئی کار خیر نہیں ہے۔

اضطباع

طواف کے وقت احرام کیسا ہو؟

اپنی احرام والی چادر جو کندھے پر ہے اسے اپنی ایک جانب بغل کے نیچے کر لینا اور دایاں کندھا ننگا رکھنا اور اس حصہ کی چادر کو بائیں جانب ڈالنا ''اضطباع'' کہلاتا ہے۔

(صحیح سنن ابی داود للالبانی ۱/۳۵۲، ۱۶۵۹)

یہ پہلے طواف میں مسنون ہے اس کے بعد جتنے طواف ہوں اس میں ایسا کرنا مسنون نہیں۔

جب حجر اسود کو بوسہ دے یا ہاتھ لگائے تو پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰه اَكْبَرَ

اگر ساتھ اس دعا کا اضافہ کرے تو بہت ہی اچھا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط رقم ٤٨٨)

''اے میرے حقیقی مالک تیری ذات کے ساتھ یقین کرتے ہوئے اور تیری بھیجی ہوئی کتاب کی تصدیق اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور پیغمبرؐ کی سنت کی اتباع میں سارا کام کر رہا ہوں۔ (یعنی تو قبول فرما) اگر بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا بھیڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو حجر اسود کے سامنے کھڑا ہو کر اشارہ کر کے بسم اللہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ لے اور آگے چلے۔

بیت اللہ بائیں رہے

بوسہ کے بعد حجر اسود سے دروازہ کی طرف پہلے تین چکر آہستہ آہستہ دوڑتے ہوئے بیت اللہ کا چکر لگائے اور باقی چار آہستہ چلتے ہوئے مکمل کرے اور رکن یمانی کو صرف اللہ اکبر کہہ کر ہی ہاتھ لگانا ہے۔ (صحیح سنن ابی داؤد للالبانی ۱/۳۵۴ ح ۲۶۶۴)

رکن یمانی کا بوسہ ثابت نہیں

رکن یمانی کو بوسہ دینا مسنون نہیں، یہ دعا کی قبولیت کی جگہ ہے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مسنون ہے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (الروضۃ الندیۃ ۱/۲۶)

یہ آہستہ دوڑ پہلے تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک مسنون ہے۔ باقی چار چکروں میں مسنون نہیں سات چکر لگانے سے ایک طواف پورا ہوتا ہے۔

عورت مت دوڑے

طواف اور سعی بین الصفا والمروۃ میں عورتوں کے لئے دوڑنا درست نہیں، اس لئے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورتوں کے لئے بیت اللہ کے گرد اور صفا و مروہ کے چکروں میں دوڑنا درست نہیں، ایسی ہی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی

ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۹۴)

طواف کے درمیان اور کوئی دعا سنت سے ثابت نہیں محض معلمین نے ایک مہارنی بنائی ہے جسے مسنون ہونے کا دُور کا بھی تعلق نہیں۔ درمیانی وقفہ میں دوران طواف تسبیح وتہلیل یا اوراذکار بھی کر سکتا ہے۔ ہاں ایک حاکم کی روایت ہے اس میں ایک دعا منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ۔ (الروضۃ الندیۃ ۱/۲۶۱)

"اے میرے معبود تو نے مجھے عطا کیا ہے اس پر قناعت کرنے کی توفیق عطا فرما اور اسی میں میرے لئے برکت کے دروازے کھول دے اور تو ہی میرا صحیح خلیفہ بن۔"

مصنف ابن ابی شیبہ بحوالہ الروضۃ الندیہ میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْر بھی دوران طواف پڑھنا ثابت ہے۔ اگر تلاوت قرآن مجید اور تسبیح وتہلیل کرے تو بھی درست ہوگا۔

(الروضۃ الندیۃ ۱/۲۶۱ مصنف ابن ابی شیبۃ ۵/۵۱)

طواف باوضو ہوکر کیا جائے

طواف بیت اللہ کا بلا وضو درست نہیں، باوضو کرے۔ اگر عورت حائضہ ہو، ولادت کا خون جسے ''نفاس'' کہتے ہیں اس میں مبتلا ہو تو بیت اللہ میں داخل نہیں ہوسکتی اور اپنا طواف عمرہ مؤخر کر لے جب فارغ ہوجائے تب کر لے۔

(بخاری، کتاب الحج ۳/۴۹۶، حدیث ۱۶۴۱، مسلم ۱/۳۸۵، باب صحۃ احرام النفساء ارواء الغلیل ۴/۲۹۱ حدیث ۱۰۹۳)

اگر احرام کے وقت حائضہ ہو تو احرام باندھ لے اور فرض نماز کا وقت ہو تو ادا نہ کرے، باقی اذکار لبیک وغیرہ کہتی رہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

طواف کے بعد کیا کہے

جب سات چکر بیت اللہ کے ختم ہو جائیں تو مقام ابراہیم پر دو رکعت ادا کرے مسنون امر یہی ہے اگر ازدھام ہو تو کچھ وقفہ کے بعد وقت مل جاتا ہے۔

(بخاری، کتاب الحج ۳/ ۴۸۷، حدیث ۱۶۲۷ ارواء الغلیل ۴/۳۰۲)

دو رکعت نفل سے فارغ ہو کر دعا میں مشغول ہو، کیونکہ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے اور ان دو رکعت میں فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص مسنون ہے۔ (مسند بزار، السنن الکبری للبیہقی ۵/۹۱)

بحوالہ مناسک محمد بن اسماعیل صاحب، دو رکعت سے فارغ ہو کر حجر اسود کی طرف رجوع کر کے اگر بوسہ ممکن ہو یا ہاتھ لگا سکتا ہو یا چھڑی وغیرہ سے چھو سکتا تو کرے اور ہاتھ یا چھڑی کو بوسہ دے ورنہ صرف تکبیر یا اشارہ کافی ہوگا۔

صفا ومروہ کی سعی

پھر باب الصفا سے باہر نکلے سامنے صفا پہاڑی ہے لیکن آج کل پہاڑی صفا مروہ دونوں صاف کردی گئی ہیں اوران دونوں کے درمیان سعی کا رستہ بنادیا گیا ہے اورآخر میں پہاڑی کا معمولی نشان موجود ہے۔ کوشش کرے کہ صفا کے اوپر چڑھ کر جہاں سے بیت اللہ نظر آئے وہاں کھڑا ہوکر مندرجہ ذیل دعا پڑھے، پھر جوکوئی دعا بھی کرنا چاہے کرے پھر یہی مذکورہ دعائیں دہرائے بعد ازاں حسب منشا دعا کرے۔ تیسری مرتبہ پھر دعائیں دہرائے اور پھر آخر میں دعا کرے۔ یہ دعائیں دہرانے کا عمل تین مرتبہ ہونا چاہئے۔ (صحیح سنن ابی داود، ۱/ ۲۳۵۷، ۱۶۷۶)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ

الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ. (صحیح سنن ابی داود:۱/ ۳۵۷، ۱۶۷۶)

یہ کلمات تین دفعہ کہے پھر جو چاہے دعا کرے، مقام قبولیت ہے۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عَلَى الصَّفَا يَدْعُوْ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ، اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، وَاِنِّىْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِىْ لِلْاِسْلَامِ اَلَّا تَنْزِعَهُ مِنِّىْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِىْ وَاَنَا مُسْلِمٌ.

(موطا امام مالک ص ۳۹۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذْ وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَثًا وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، يَصْنَعُ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْ وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذَالِكَ. (سنن النسائی، مناسك الحج، باب التكبير، على الصفا ۲۹۷۲، ۵/ ۲۶۵)

حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہ کو صفا پہاڑی پر چڑھتے ہوئے یہ دعا کرتے سنا:

''اے میرے اللہ! آپ نے فرمایا ہے کہ تم دعا کرو میں قبول کروں گا۔ آپ کے تمام وعدے درست ہیں، آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے، آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جب آپ نے مجھے اسلام کی نعمت سے نوازا ہے موت تک اسی حالت میں رکھنا، اسلام پر ہی وفات ہو۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پر ٹھہرتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. پڑھتے یہ تین مرتبہ کرتے اور دعائیں مانگتے اور اسی طرح مروہ پر دعائیں پڑھتے۔

(مؤطا امام مالك، باب البدء بالصفافي السعى ص ۳۹۱)

نیز سعی میں باوضو ہونا شرط نہیں افضل ہے۔

سبز نشانات کے درمیان دوڑنا

پھر وہاں سے اتر کر چلے دونوں پہاڑیوں، صفا ومروہ کے درمیان سبز رنگ کے نشانات لگے ہوئے ہیں ان نشانات کے درمیان متوسط درجہ کا دوڑنا مسنون امر ہے یہ دونوں نشان صفاومروہ کی حدود میں شامل ہیں ان کے درمیان ہی تمام کو دوڑنا چاہیئے۔

(صحیح سنن ابی داؤد، للألبانی ۱/ ۳۵۷ ح ۱٦٧٦)

حضرت ہاجرہؓ کی سنت ہے اگر استطاعت نہ ہو تو اپنے معمول کے مطابق چل سکتا ہے مروہ پہاڑی پر چڑھ کر روبقبلہ ہو کر تکبیر وتحلیل پڑھے اور جس طرح صفا پہاڑی پر دعائیں کی ہیں اسی طرح مروہ پر کرے، یہ ایک چکر مکمل ہو گیا، پھر مروہ سے صفا کی طرف جانا اور سبز رنگ کے میلوں (نشانات) کے درمیان متوسط درجہ کا دوڑنا اور میل (نشان) کے آگے چل کر صفا پر اس طرح چڑھنا اور دعائیں کرنی ہیں یہ دو چکر ہو گئے۔

صفا مروہ کا چکر کب مکمل ہوتا ہے

اسی طرح سات چکر لگانے سے سعی مکمل ہو گئی۔ آخر چکر مروہ پر ہو گا اور اب طواف وسعی مکمل ہونے کے بعد عمرہ پورا ہو گیا۔

مروہ پر قینچی والوں سے بچیں

صفا مروہ کی سعی مکمل ہونے پر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ قینچیاں لے کر کھڑے ہوتے ہیں اور حجاج کرام لاعلمی اور اپنی سہولت کی خاطر ان سے قینچی لے کر سر کے آگے سے، اطراف اور گدی کے پاس سے تھوڑے سے بال کاٹ کر حلال ہو جاتے ہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں ہے۔ مسنون یہ ہے کہ پورے سر سے ایسے بال کاٹے (قصر کرے) کہ کوئی ایسا حصہ نہ ہو جہاں سے بال نہ کاٹے جائیں۔ پھر حج پر سر منڈائے۔ البتہ صرف عمرے والے کے لئے افضل ہے کہ حلق (سر منڈانا) کرائے۔

یہی مسنون طریقہ ہے بعض حج تمتع کرنے والے بھی عمرے

پر سر منڈوا لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ افضل ہے جبکہ ان کے حق میں یہ افضل نہیں ہے۔ بلکہ مذکورہ طریقہ ہی افضل ہے۔ عورت سر کی چوٹی سے تھوڑے سے بال کاٹ کر حلال ہو سکتی ہے۔

(ارواء الغلیل ٤/ ٢٨٣ حدیث ١٠٨٣)

چکر سات یا چودہ

دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگ صفا سے شروع کر کے مروہ اور وہاں سے واپس صفا آ کر ایک چکر شمار کرتے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ دو چکر ہیں بعض اہل علم بھی غلطی سے سات کی بجائے چودہ چکر لگا لیتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ صفا سے مروہ تک ایک، پھر مروہ سے صفا تک دو، اور اسی طرح سات چکر (شوط) شمار کئے جائیں، آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

بال کیسے کاٹے

اب تمتع کرنے والا حجامت بنوا لے اور کپڑے پہن لے

عورت بالوں کا کچھ حصہ آخر سے کاٹ لے، اسی پر عمرہ مکمل ہو گیا۔ متمتع کی تمام اشیاء جو احرام کی وجہ سے ناجائز تھیں۔ اب اجازت ہے خوشبو استعمال کرے جائز ہے اور قارن جس نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا ہے عمرہ اس کا پورا ہو گیا لیکن وہ محرم ہی رہے گا اس کے لئے حلال ہونے کا دن دس ذی الحجہ قربانی کے بعد ہو گا اور صرف حج کرنے والے کے لئے یہ طواف قدوم ہو گا اس کی روانگی کا دن بھی دس ذی الحجہ بعد قربانی ہو گا۔

حج اور طریق حج

آٹھ ذی الحجہ حسب سابق غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کریں اس کے لیے حرم میں آنے کی ضرورت نہیں۔ جس گھر میں مقیم ہو وہاں سے احرام کی دو چادریں زیب تن کر کے حج کے لئے منیٰ کو روانہ ہوں، منیٰ مکہ مکرمہ سے مشرقی جانب تین میل پر ایک مقام ہے۔ آنحضور ﷺ کے عہد مبارک میں جنگل ہی تھا آبادی نہیں تھی۔

اسی لئے فرمایا تھا:

مِنٰی مُنَاخٌ مَنْ سَبَقَ

منیٰ میں جو پہلے جا کر جس جگہ کا تعین کر لے اسی کی ٹھہرنے کی جگہ ہوگی کسی کو وہاں سے ہٹانے کا حق نہیں اور احرام باندھ کر یہ کلمات کہے:

لَبَّیْکَ بِالحجّ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ، لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ.

(صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التلبیة ۲/ ۴۰۸، رقم: ۱۵۴۹)

''لبیک بالحج'' صرف ایک ہی دفعہ کہنا کافی ہوگا باقی تلبیہ آہستہ آواز سے چلتے پھرتے نمازوں کے بعد پڑھیں ان الفاظ کے علاوہ زائد لفظ بھی ہیں۔ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ بِیَدَیْكَ

وَالرَّغْبَاءُ وَالْعَمَلُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، اللہ اکبر

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التلبیۃ وصفتہا ووقتہا ۸/ ۲۲۸، رقم ۲۸۰۲)

کبھی یہ پڑھ لیں۔ اور کبھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ یا سبحان اللہ پڑھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

منیٰ سے کب چلے؟

منیٰ میں پانچوں نمازیں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے اگر کچھ تاخیر مجبوری کے تحت ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔

۹ ذی الحجہ کو طلوع شمس کے بعد عرفات جانا چاہیے۔ میدان عرفات کے قریب ایک مسجد بنی ہوئی ہے جو عباسی خاندان نے بنوائی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے غسل کیا اور پھر اس جگہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو اخلاق و اعمال کا ایک مجسمہ تھا۔ اس کے بعد موذن نے اذان کہی اور ظہر وعصر دونوں نمازیں اکٹھی اوّل

وقت قصر پڑھائیں اور تمام نے آپ کے پیچھے قصر ہی پڑھی۔ خواہ مکہ کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے دورانِ حج منیٰ مزدلفہ عرفات میں نماز قصر ہی کر کے پڑھنی چاہئے۔ یہی آنحضور ﷺ کا طریق تھا اور یہی خلفاء رضوان اللہ کا طرز عمل۔

(بخاری، کتاب الحج، ۳/ ۵۰۹، حدیث ۵۷، ۱۶۵۵)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے مکہ مکرمہ میں جب نماز پڑھائی تھی تو لوگوں کو حکم فرمایا تھا کہ تم اپنی نماز پوری کرلو ہم تو مسافر ہیں اس لئے قصر کر رہے ہیں۔

اوّل: تو یہ واقعہ فتح مکہ کا ہے، جب حج کو آئے تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا، جیسا کہ کتب حدیث میں واضح ہے۔

(سنن ابی داؤد، باب متی یتم المسافر، ۱/ ٤٧٥، رقم ۱۲۲۵، مع عون المعبود)

دوئم: اگر حج کے موقعہ کا واقعہ مان بھی لیا جائے تو بھی اس سے نفی قصر منیٰ عرفات میں نہیں آتی کیونکہ مکی مکہ مکرمہ میں مقیم تھے اس لئے

فرمایا تھا اور جب منیٰ عرفات میں گئے تھے حالانکہ قرب جوار کے بدوی اصحاب بھی جمع تھے تو یہ موقعہ زیادہ اہم تھا کہ فرما دیتے ہم مسافر ہیں۔تم پوری نماز ادا کرو تو آپ ﷺ نے کسی موقع پر نہیں فرمایا بلکہ تمام صحابہ قصر نماز ہی کرتے رہے۔کسی نے روک ٹوک نہیں کی۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ تاویلا پوری نماز ادا کرتے تھے وہ فضیلت کے قائل نہ تھے جواز کے قائل تھے یہی طریق قصر صلوٰۃ والا بہتر وافضل ہے اور اسی میں ثواب ہے۔یہ مسجد ''ابراہیم'' اور ''مسجد نمرہ'' دو نام سے پکاری جاتی ہے۔یہ ایک بہت خوبصورت مسجد ہے،جس کا تقریباً ایک تہائی حصہ (محراب والا) وادیٔ نمرہ اور وادیٔ عرنہ میں ہے۔جبکہ باقی دو تہائی حصہ عرفات میں ہے۔

عرفات میں کب داخل ہو؟

نماز کے فوراً بعد میدان عرفات میں داخل ہو جانا چاہئے۔

اس کا حج نہیں ہوا۔

اگر کسی شخص نے لاعلمی کی وجہ سے اس مسجد میں ہی قیام کرلیا اور میدان عرفات میں نہیں گیا تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ یہ قابل غور معاملہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَلْحَجُّ عَرَفَةُ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ. (اخرجه النسائی، کتاب المناسك الحج باب فرض الوقوف، بعرفة ٥/ ٢٨٢، ٣٠١٦)

حج عرفات میں کھڑے ہونے کا ہی نام ہے۔ عموماً حجاج اپنے خیمہ جات میں ڈٹے رہتے ہیں اور مسجد میں نماز پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ان سے خیر کثیر فوت ہوگئی شام تک دعاؤں میں مشغول رہنا چاہئے اور ابتہال تضرّع عاجزی سے اپنے مالک سے اپنے جرائم سابقہ پر خط تنسیخ کروانی چاہئے۔ اس دن شیطان بہت ہی حقیر اور ذلیل ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور مالک حقیقی اپنے بندوں کے بڑے بڑے جرائم معاف

کر دیتا ہے۔ جس طرح آج ہی ماں کے شکم سے پیدا ہوا اور کوئی گناہ نہیں ہے، ایسی ہی ذلت اس لعین کو بدر کے مقام پر ہوئی تھی۔ عرفہ میں بھی انتہائی ذلت ہوتی ہے۔ بے بسی کے عالم میں سر پر خاک ڈالتا ہے اور تاسف کے کلمات الاپتا ہے۔

عرفات: منیٰ مزدلفہ میں حیض والی عورت جاسکتی ہے دعائیں کر سکتی ہے۔ تمام احکام حاجیوں کے ساتھ کرے لیکن نماز نہ پڑھے اور نہ بیت اللہ میں داخل ہو جب پاک ہو جائے تو نماز بھی ادا کرے اور بیت اللہ اور تمام مساجد میں داخل ہو سکتی ہے۔

(بخاری، کتاب الحج، ۳/ ٤٠٥، حدیث ٥١، ١٦٥٠، مسلم ١/ ٣٨٦ باب بیان وجوہ الا حرام)

آنحضور ﷺ نے جبل رحمت کے پاس پتھروں پر کھڑے ہو کر روبقبلہ ہو کر عاجزی تضرّع سے دعا شروع کی۔ آپ نے اپنے ہاتھ سینے تک اٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی مسکین کھانا مانگ رہا ہے اور یہ کہہ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّيْ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِئُ بِهِ الرِّيَاحُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَّتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِيْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْخَائِفُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَذَلَّ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَاءِكَ شَقِيًّا وَكُنْ بِيْ رَؤُفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ.

''یعنی اے میرے مولا حقیقی تیری حمد جس طرح تو کہتا ہے اور جو ہم حمد کرتے ہیں اس سے بہتر حمد تیرے لئے، اے میرے مولا میری نماز عبادت زندگی موت سب تیرے ہی لئے ہے۔ میرا امر جع ومعاد بھی تو ہی ہے اے میرے مالک میں عذاب قبر اور سینے کے وسواس سے تیری ذات کی امداد سے پناہ چاہتا ہوں۔ میرے مالک تو میری باتیں سنتا ہے اور تمام اسرار اور اعلانیہ سے خبردار ہے میری کوئی بات آپ سے مخفی نہیں میں محتاج غریب ڈرنے کانپنے والا اپنے گناہ کا معترف ہوں۔ میں مسکینوں کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ میرا تمام جسم میری گردن سب تیرے لئے عاجز ہیں، میری آنکھیں اشکبار ہیں، میرا ناک خاک آلود ہے۔ اے میرے مالکِ حقیقی! مجھے میری دعاؤں سے شقی نہ کرنا میرے ساتھ اپنی شفقت اور مہربانی سے پیش آنا تمام عطا کرنے والوں سے سے بہتر ہی دینے والا ہے۔''

ایک اور دعا جسے امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں، میری اور میرے پہلے انبیاء کی دعا عرفات کے میدان میں یہ ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِی نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِی نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِی نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی وَيَسِّرْلِی اَمْرِی اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِی اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِی النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ الرِّيَاحُ وَمِنْ شَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ. (السنن الكبرىٰ للبيهقی، باب افضل الدعا يوم عرفة ٥/ ١١٧)

''یعنی اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اسی کی بادشاہی ہے اور تمام حمد اس کے لئے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ تعالیٰ میرا دل منور کردے میری آنکھوں اور کانوں کو نور سے بھر دے۔ میرے مالک میرا سینہ کھول دے اور میرے کاموں میں سہولت پیدا کر دے۔ میرے مالک تیری ذات کی امداد سے سینے کے وسواس سے

پناہ مانگتا ہوں اور معاملات کی پریشانی سے پناہ چاہتا ہوں اے اللہ قبر کے فتنہ سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ اے باری تعالیٰ اپنی ذات کی معیت سے رات اور دن میں تمام شرارتوں سے مجھے محفوظ رکھنا اور ہواؤں اور حوادث زمانہ کی تمام برائیوں سے مجھے بچانا۔

اور مختلف دعائیں جو دل میں آئیں اپنے خالق و مالک سے مانگ لے۔ یہاں رحمت الٰہی کے جوش کا وقت ہوتا ہے مانگے اور لے۔ سورج کے غروب ہونے تک یہاں ٹھہرنا ہے۔

عرفات سے کب چلے؟

غروب کے بعد یہاں سے چلنا مسنون ہے لیکن مغرب کی نماز یہاں پڑھنے کا حکم نہیں۔ دونوں نمازیں مغرب وعشاء مزدلفہ میں پڑھنی ہیں۔ یہی حکم ہے، مقام عرفات سے مزدلفہ تقریباً ۶، ۷ کلومیٹر ہے۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء بالقصر پڑھنی چاہئیں، دونوں نمازیں پڑھ کر آرام کرے۔ (بخاری، کتاب الحج ۳/ ۱۹ ۵،

حديث ١٦٦٨، مسلم ١/ ٤١٦ باب الافاضة من عرفات)

لیکن عورتیں، بچے، بیمار، ناتواں صبح پہلے منیٰ میں پہنچ کر کنکریاں ماریں۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے۔ (بخاری، کتاب الحج ۵۲۶/۳، حدیث ۱۶۷۷،۸۱، مسلم ۱/ ۴۱۷، باب استحباب تقدیم الضعفۃ)

مزدلفہ میں وتر

صبح کی سنتیں اور وتر آنحضرت ﷺ سے سفر وحضر میں کہیں بھی چھوڑنا ثابت نہیں۔ البتہ مزدلفہ کی رات آپ ﷺ سے وتر پڑھنا ثابت نہیں بلکہ آپ کے حجۃ الوداع کے بارے میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور الگ الگ اقامت کے ساتھ ادا کیں ان کے درمیان کچھ نہ پڑھا۔ پھر سو گئے جب فجر طلوع ہوئی تو اٹھے اور صبح کی نماز ادا کی۔ (بخاری، كتاب الحج، ٣/ ٥٢٤، ٥٢٥، حديث ١٦٧٥، ارواء الغليل ٣/ ٢٠٧)

اوّل وقت فجر کی نماز پڑھ کر مشعر الحرام پہاڑی پر بموجب فرمان الٰہی:

﴿ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ﴾ [۲/ البقرۃ: ۱۹۸]

ذکر اذکار کرنا چاہیے آج کل پہاڑی صاف ہو چکی ہے اب صرف نشان باقی ہے۔ چار دیواری میں ایک مینار سا ہے وہاں جا کر ابتہال عاجزی سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ عموماً حجاج کو علم نہیں ہے اس لئے وہاں خال خال آدمی نظر آتا ہے حالانکہ پیغمبر ﷺ نے وہاں دعائیں کیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ رقم: ۷۹٤۱، ۸/ ٤۱۷ مع شرح النووی)

مزدلفہ سے کب چلے

طلوع شمس کے قریب وہاں سے چل پڑے اور منیٰ پہنچے۔

(بخاری کتاب الحج ۳/ ۵۳۱، حدیث ۱٦۸٤، ارواء الغلیل ٤/ ۲۰۷)

پہلے دن کس جمرہ کو کنکریاں مارے

عموماً حجاج اس جگہ سے کنکریاں جمروں کے لئے چن لیتے ہیں۔ اس کا کسی جگہ سے بھی ثبوت نہیں ملتا، وہ کنکریاں منیٰ سے لے سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَاةَ الْمُعَقَّبَةِ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ اِلْقِطْ لِيْ حَصًى فَلَقَطْتُّ لَهٗ سَبْعَ حَصَيَاتٍ مِنْ حَطَى الْخَذْفِ فَجَعَلَ يَقْبِضُهُنَّ فِيْ كَفِّهٖ وَيَقُوْلُ اَمْثَالَ هٰؤُلَاءِ فَارْمُوْا ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ ذَالِكَ بِمِنٰى. (المنفى ٣/ ٤٢٥)

''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ ذی الحجہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے مجھے فرمانے لگے میرے لیے کنکریاں لاؤ۔ میں نے منیٰ سے آپ کے لئے چھوٹی چھوٹی سات کنکریاں (خذف کی مانند یعنی جنہیں دو

انگلیوں کے درمیان رکھ کر مارا جا سکتا ہے) جمع کر کے آپ کے ہاتھ میں دیں۔ آپ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر فرماتے تھے۔ ایسی کنکریوں کے ساتھ رمی کرو۔ پھر فرمانے لگے: لوگو! غلو (زیادتی) سے بچو، اس غلو نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا (یعنی آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ اس سے بڑی کنکری سے مارنا غلو ہے)

دس ذوالحجہ کو کرنے والے کام

اب منیٰ میں پہنچ کر جمرہ عقبہ جس کو عموماً لوگ بڑا شیطان کہتے ہیں جو مکہ مکرمہ سے آتے ہوئے پہلے آتا ہے۔ نیچے والی جانب سے بیت اللہ بائیں جانب ہے، سات کنکریاں ایک ایک کر کے جمرہ کو مارے اور اللہ اکبر کہے، اب تلبیہ ختم ہو گیا، کنکریاں چھوٹی ہونی چاہئیں۔ بڑی کی ضرورت نہیں۔ عورتوں، کمزوروں، بوڑھوں اور بچوں کو مرقومہ وقت سے پہلے جا کر رمی جمرات کرنے کی اجازت آنحضور ﷺ نے دی ہے تا کہ ازدہام سے بچ سکیں۔ جمرۃ کے بعد

متمتع اور قارن پر قربانی فرض ہے۔ قربانی مسنون اس کے علاوہ ہوتی ہے البتہ حج مفرد کرنے والے پر کوئی قربانی نہیں۔

قربانی کے بعد حجامت بنوالے، احرام والے کپڑے اتار دے اور اپنا معمول کے مطابق لباس پہن لے۔ خوشبو استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن ازدواجی تعلقات کی اجازت طوافِ زیارت کے بعد ہے۔

لَا حَرَجَ، لَا حَرَجَ

دس ذوالحجہ کو مسنون یہ ہے کہ منیٰ پہنچتے ہی جمرہ کبریٰ کو کنکریاں مارے پھر قربانی کرے، پھر سر منڈائے، لیکن اگر ان کاموں میں تقدیم وتاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی، سر منڈانے اور کنکریاں مارنے میں تقدیم وتاخیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں (بخاری کتاب

الحج ٣/ ٥٦٨، حديث ٧٣٤، ٧٣٥، ارواء الغليل ٣/ ٢٠٨)

مریض یا عاجز کی طرف سے کنکریاں مارنا

جو آدمی کنکریاں مارنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس کی طرف سے کوئی دوسرا آدمی کنکریاں مار سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہتے ہیں: حَجَجْنَا مَعَ رَسولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا النساءُ والصِّبيانُ فَلَبَّيْنَا عَنِ الصِّبْانِ وَرَمَيْنَا عنهم۔ (ابن ماجه كتاب المناسك، باب الرمى عن الصبيان) کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، ہمارے ساتھ خواتین اور بچے بھی تھے، ہم نے بچوں کی طرف سے تلبیہ بھی کیا اور کنکریاں بھی ماریں۔ جب معلوم ہو کہ اب وہاں نائب پہنچ گیا ہوگا تو حاجی اپنے خیمہ میں اللہ اکبر وغیرہ کہے اور اگر مریض انہی ایام میں صحیح ہو جائے تو اسے کنکریاں مارینی چاہئیں۔ (مؤطا امام مالك ص ٤٣٥)

اب قربانی کے بعد طواف افاضہ کے لئے بیت اللہ کی

طرف رجوع کرے اسے ''طواف زیارت'' اور ''طوافِ صدر'' بھی کہتے ہیں۔

(فتح الباری، کتاب الحج ۳/ ۵٦۷، باب الزیارة یوم النحر)

بیت اللہ کے طواف کے بعد سعی بین الصفا والمروہ اگر پہلے طواف میں نہیں کی تو ضروری ہے کہ طواف افاضہ کے بعد سعی بین الصفا والمروہ کر لے۔ جیسا کہ مختلف آثار سے ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ طواف کے بعد زم زم پر تشریف لائے، فرمانے لگے۔

کیا آب زمزم کھڑے ہو کر پینا چاہیے؟

لَوْ كَانَ اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ نَزَلْتُ فَسقَيْتُ مَعَكُمْ

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ رقم ۷۹٤۱، ۸/ ٤۷۱)

''اگر یہ خطرہ درپیش نہ ہو کہ لوگ مسنون سمجھ کر ڈول نکالنے کی کوشش کریں گے اور تمہیں نکالنے نہیں دیں گے۔ تو یقیناً میں

آپ کے ساتھ ڈول نکال کر پانی پلاتا۔“

اس کے بعد آپ نے ڈول پکڑ کر منہ لگا کر کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پیا۔ علامہ سبکی لکھتے ہیں: کہ اس بات پر مطلع کرنے کے لئے کھڑے ہو کر پینے کی نہی اب منسوخ ہے۔

بیت اللہ کے اندر داخل ہونا ارکان حج سے نہیں ہے۔ آپ ﷺ سے حج یا عمرہ کے موقع پر بیت اللہ کے اندر داخل ہونا ثابت نہیں ہے۔ ہاں فتح مکہ کے موقع پر اندر داخل ہوئے تھے۔

(بخاری کتاب الحج ٣/ ٤٦٧، حدیث ١٦٠٠، مسلم ١/ ٤٢٨ باب استحباب دخول الکعبة)

طواف کے بعد منیٰ واپس لوٹنا چاہئے۔ آنحضور ﷺ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس منیٰ لوٹے تھے۔ منیٰ ١١، ١٢، ١٣ ذی الحجہ تک ٹھہرنا چاہئے۔

(فتح الباری، کتاب الحج، ٣/ ٥٧٩، ١٧٤٣، مسلم ١/ ٤٢٣، باب وجوب المبیت بمنی)

اگر ۱۳ کی بجائے ۱۲ کو لوٹے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱ ذی الحجہ کو بعد زوال پہلا جمرہ جو مسجد خیف کے قریب ہے جسے جمرہ اولیٰ یا دنیا کہتے ہیں۔ سات کنکریاں مارے اور کنکری کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہے فارغ ہو کر ایک جانب دعا میں مشغول ہو جائے۔ دعا سے فارغ ہو کر جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں مارے۔ فارغ ہو کر ایک جانب دعا میں مشغول ہو۔ جمرہ وسطیٰ سے فارغ ہو کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے لیکن اب یہاں دعا مسنون نہیں پہلے روز (یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو) جمرہ عقبہ پر دعا مسنون ہے۔ (بخاری، کتاب الحج ۳/ ۸۳، ۵۸٤، حدیث ٥٣، ۱۷٥۲، روضة الندیه)

۱۲ ذی الحجہ کو یہی عمل کرے، ۱۳ ذی الحجہ کو پھر یہی عمل ہے۔ اگر ۱۲ کو واپس لوٹنے کا ارادہ ہو تو امام مالک کے مذہب کے مطابق صرف ۱۲ تاریخ ہی کی کنکریاں مارنی کافی ہیں۔

اب مکہ شریف واپس آجائیں، حج مکمل ہو گیا۔ جب واپس وطن آنے کا ارادہ ہو تو آخری مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرے اور اسے ''طواف وداع'' کہتے ہیں، یہ طواف ضروری ہے، ہاں اگر عورت حائضہ ہو یا نفاس والی ہو اور اس نے دسویں ذی الحجہ کو طواف افاضہ کرلیا ہو تو وہ اپنے گروپ کے ساتھ جاسکتی ہے۔

(بخاری کتاب الحج ۳/ ۸٦، حدیث ٥٧، ١٧٥٥، مسلم ١/ ٤٢٧ باب الوجوب طواف الوداع)

اس کے سوا کسی کو طواف وداع چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

طواف کے بعد حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان جگہ ہے اسے ''ملتزم'' کہتے ہیں، وہاں اپنا بدن لگا کر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرے۔ اسی جگہ یعنی ملتزم پر ہر وقت دعا کرسکتا ہے۔ اپنا بدن لگا کر مالک حقیقی سے دعا مانگے ایک ہاتھ دے اور دوسرے ہاتھ لینے والا مسئلہ ہے۔ لیکن اعتقاد یقین کی شرط ہے حج اور عمرہ

کے احکام بحمد اللہ مکمل ہو گئے۔

طواف بیت اللہ

طواف صرف بیت اللہ کا ہی ہو سکتا ہے کسی مسجد یا قبر کا طواف درست نہیں، حجاج کو کثرت سے طواف بیت اللہ کرنا چاہیے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے ترمذی نے نقل کیا ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (تحفة الاحوذی ۳/ ۶۰۳)

''جس خوش نصیب نے بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کیا گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے جس طرح آج والدہ کے شکم سے پیدا ہوا اور اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔''

بیت اللہ میں ممنوعہ اوقات میں نماز

طواف کی کسی وقت بھی ممانعت نہیں ہے ہر طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھنی ضروری ہیں۔ اکٹھے کئی طواف کر کے

پھر ہر طواف کی دو دو رکعت اکٹھی پڑھنی خلاف سنت ہے۔ بیت اللہ شریف میں کوئی وقت ممنوع نہیں ہے خواہ صبح کی نماز کے بعد ہو یا عصر کی نماز کے بعد۔ آنحضور ﷺ نے بنی عبد مناف کو جن کے پاس بیت اللہ شریف کی چابیاں تھیں فرمایا:

يَا بني عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ أيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ (تحفة الاحوذی ٣/ ٦٠٥، ابو داؤد، كتاب المناسك ٢/ ٤٤٩ حديث ١٨٩٤)

''اے بنی عبد مناف کسی شخص کو جب وہ چاہے نماز پڑھے، پڑھنے دینا روکنا نہیں۔'' یہ حدیث صاف اپنے معنوں کے لئے دلالت کرتی ہے کہ بیت اللہ شریف میں کوئی وقت ممنوع نہیں ہے۔

خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ آنحضور ﷺ بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہوئے اور بعد اس کے فرمان لگے:

وَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ فَعَلْتُ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَکُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ

(تحفة الاحوذی ۳/ ٦١١، ابو داؤد، كتاب المناسك ٢/ ٥٦٢، حديث: ٢٠٢٩)

''اگر میں اندر داخل نہ ہوتا تو کیا ہی اچھا ہوتا، میں نے اپنی امت کو تھکان میں ڈال دیا، حالانکہ حطیم میں اور بیت اللہ شریف میں ایک ہی درجہ ہے لوگ مسنون سمجھ کر اندر جانے کی کوشش کریں گے ہاں اگر کسی خوش نصیب کو اندر جانے کا موقع میسر آجائے تو سامنے دروازہ کے دو رکعت پڑھنی مسنون امر ہے۔ جب آنحضور ﷺ داخل ہوئے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی تھی اور دعائیں جو دل میں خیال آئے کرے یہ بیت اللہ ہے اور دعا قبول ہونے کی جگہ ہے۔

رمضان المبارک میں عمرہ کرنا

آنحضور ﷺ کے چار عمرے ثابت ہیں ایک صلح حدیبیہ والا، دوسرا عمرہ قضا، تیسرا عمرہ جعرانہ، چوتھا مع حجۃ الوداع۔ یہ تمام عمرے آپ نے غیر رمضان میں کیے ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ مَعِيْ. (بخاری، کتاب الحج ۲/ ۶۰۳، حدیث:۱۷۸۲، مسلم:۱/ ۴۰۹ با فضل العمرة فی رمضان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضور ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے رمضان شریف میں عمرہ کرنا ایسا ہے جیسا کہ میرے ساتھ حج کرنا بہترین ثواب کا حامل ہے۔ اسی طرح رمضان شریف میں عمرہ کرنا خیر کثیر کا موجب ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَرْضِيَاتِكَ.

''اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے تو اس سے بہتر اور کیا ہوسکتا ہے۔''

عمرہ تنعیم

اکثر معلمین حجاج کو تنعیم پر عمرہ کروانے کے لیے جاتے ہیں اور لوگ شوق سے تنعیم پر جا کر احرام باندھ کر عمرہ کرنے کو کارِ خیر سمجھتے ہیں اس عمرہ کا ثبوت اس حد تک ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے آئیں تو اتفاقاً ۴ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے تو وہ حالت حیض میں تھیں۔ بیت اللہ میں نہیں جا سکتیں تھیں۔ ابھی پاک نہیں ہوئی تھیں کہ ۸ ذی الحجہ آ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ اب حج کا احرام باندھ لو۔ جب حج سے فارغ ہو چکیں تو آپ نے واپسی کا ارادہ کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ: يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجٍّ وَعُمرةٍ وَاَرْجِعُ بِحَجٍّ ''لوگ تو حج و عمرہ سے فارغ ہو کر جائیں گے اور میرا صرف حج ہی ہوا، عمرہ تو نہ ہوا۔''

اس وقت آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اپنی بہن کو تنعیم سے عمرہ کروالاؤ۔

(بخاری، کتاب الحج: ۳/ ٦٩٦، حدیث: ۸۷٤، ارواء الغلیل: ۲۹٤)

کیونکہ تنعیم خارج الحرم ہے اور یہ سمت باقی سمتوں سے قریب تر ہے۔ نہ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور نہ باقی صحابہ نے عمرہ کیا۔ یہ محض حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جبر خاطر کے لے کیا گیا تھا ایسی صورت میں یہ عمرہ ممکن ہے ورنہ غیر مسنون ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح بخاری جلد۳ صفحہ ٦۰٦ میں لکھا ہے:

وَلَمْ یَعْتَمِرْ قَطُّ خَارِجًا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْحِلِّ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ كَمَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَلَا ثَبَتَ مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّهُ فَعَلَ فِيْ حَيَاتِهٖ اِلَّا عَائِشَةُ وَحْدَهَا

''کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی مکہ سے باہر سے نکل کر (تنعیم یاجعرانہ) سے احرام باندھ کر مکہ میں عمرہ کے لیے داخل نہیں ہوئے

جس طرح آج کل لوگ (حجاج) کرتے ہیں اور یہ فعل صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک فرد کا بھی ثابت نہیں۔ سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خوشی کے لیے کیا گیا جیسا کہ گزر چکا ہے۔

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ جو مجدد کی حیثیت رکھتے ہیں وہ فتاویٰ الاختیارات الفقہیہ صفحہ ۲۱۱ (اور یہ مسئلہ متفق علیہ ہے) لکھتے ہیں:

وكذا يكره الخروجُ مكّةَ لِعُمْرَةِ تَطوُّع و ذلك بِدْعَةٌ لَمْ يَفْعَلْهُ النّبيُّ ﷺ وَلَا اَصحابُه على عَهْدِهِ لَا فِيْ رَمْضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهِ وَلَمْ يَامُرْ عَائِشَة بِهَا، بَلْ اَذِنَ لَهَا بَعْدَ الْمُرَاجَعَةِ تطييبا لِقَلْبِهَا وَ طَوَافُهُ بِالْبَيْتِ اَفْضَلُ مِنَ الْخُرُوْجِ اِتِّفَاقًا......الخ

''کہ مکہ مکرمہ سے عمرہ نفلی کے لیے خارج عن الحرم جا کر احرام باندھ کر عمرہ کرنا بدعت ہے۔ نہ تو آنحضور ﷺ نے کیا نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا نہ رمضان میں اور نہ ہی غیر رمضان میں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو محض ان کا دل خوش کرنے کے لیے اجازت فرما دی گئی تھی۔ بیت اللہ شریف کا طواف کرنا ایسا عمرہ کرنے سے بہتر ہے، اور یہ مسئلہ متفق علیہ ہے:

حج کے مہینے

شوال، ذوالقعدہ، ۱۰ ذوالحجہ تک ہیں۔

(تفسیر طبری: ۲/ ۲۵۷)

متمتع یا قارن صرف ایک ہی عمرہ کرے۔ حج کے بعد اگر خارج عن الحرم جانے کا اتفاق ہو اور واپسی کا خیال ہو تو پھر متعدد عمرے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپسی جانے کا ارادہ ہو تو ذی الحجہ سے جسے آج کل ''آبار علی'' کہتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ سے صرف چھ میل کی مسافت پر ہے وہاں سے احرام باندھے یہ اہل مدینہ کا میقات اور جو بھی حج یا عمرہ کی نیت سے اسی راستہ سے گزرے اس کے لیے یہی میقات ہے۔

زم زم

رسول اللہ ﷺ کثرت سے ماءِ زم زم پیتے تھے اور فرماتے: منافق ماءِ زمزم کو سیرابی سے استعمال نہیں کرتا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب المناسب، باب الشرب من زم زم، ٦١، ٦٠، ٢/ ٤٨٩)

آنحضور ﷺ نے فرمایا: مَاءُ زَمْ زَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ۔

(ابن ماجه حديث:٣٠٦٢، ارواء الغليل:٤/ ٣٢٠ حديث:١١٢٣)

زم زم کا پانی جس نیت سے استعمال کیا جائے اللہ تعالیٰ اس نیت کو پورا کر دیتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے آنحضور ﷺ تحفہ ماءِ زمزم مدینہ منورہ لے گئے تھے اصل میں تحفہ یہی ہے۔

(اخرجه الترمذي و قال هذا حديث حسن غريب و انظر نيل الاوطار:٥/ ٩٣ مسند رزين)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ماءِ زمزم اٹھا کر لے جایا کرتی تھیں اور

فرماتی تھیں نبی ﷺ اٹھا کر لے جایا کرتے تھے۔ (جمع الفوائد)

قبولیت دعا کے مواقع

مقام ابراہیم، حجر اسود، رکن یمانی، ملتزم حطیم (زمزم)

حطیم وہ حصہ ہے جو شمالی جانب چار دیواری ہے، بیت اللہ ہی کا حصہ ہے اس جگہ نوافل ادا کرنا اور بیت اللہ کے اندر جا کر ادا کرنا ایک ہی حیثیت رکھتا ہے۔ کفار مکہ نے جب بیت اللہ کی تعمیر کی تھی اس وقت یہ حصہ بوجہ رقم حلال وطیب نہ ہونے کے انہوں نے چھوڑ دیا تھا، اب تک اسی حالت میں چلا آ رہا ہے اور یہی حصہ حطیم ہے۔ یعنی چھوڑا ہوا حصہ۔

بیت اللہ شریف ہی ایک مرجع خلائق ہے۔ ﴿فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ﴾ (آل عمران:۹۷) باقی مسجد بلال، مسجد فلاں، فلاں کا گھر، یہ زیارت گاہیں نہیں ہیں اور نہ ہی ان میں ثواب ہے، جتنا وقت ادھر ادھر خرچ کرنا ہو بیت اللہ کے طواف میں صرف کیجئے یہ نعمت

کسی جگہ نہیں ملتی اللہ تعالی اپنی مرضیات کی توفیق دے۔

حج بدل کا بیان

حج بدل وہ کر سکتا ہے جس نے پہلے خود فرضی حج کیا ہو ورنہ حج بدل درست نہیں۔ آنحضور ﷺ کے عہد میں ایک شخص احرام باندھ کر کہہ رہا تھا لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ اے رب العالمین شبرمہ کی طرف سے حاضری کے لیے آیا ہوں آپ فرمانے لگے۔ أَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟ کیا تو نے اپنا حج کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: کہ میں نے اپنا حج نہیں کیا۔ فرمانے لگے: حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ پہلے اپنا حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا یہی صحیح مسلک ہے۔

(ابوداود:۲/ ۴۰۳، حدیث:۱۸۱۱، ارواء الغلیل: ۴/ ۱۷۱، حدیث:۹۹۴)

بچے کا حج

بچہ نابالغ ساتھ جائے گا تو حج اس کا ہوگا لیکن ثواب والدین

کو ملے گا۔ بلوغت کے بعد دوبارہ حج کرے۔ یہ فرضی حج نہیں ہوا۔ زیارت بیت اللہ کے ضروری احکام ذکر کر دیئے گئے۔

فوت شدگان کی طرف سے حج

جس پر حج فرض ہو چکا ہو اور وہ حج کئے بغیر فوت ہو جائے تو چاہیے کہ اس کی طرف سے اس کا وارث یا کوئی اور حج کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے میری والدہ نے نذر مانی کہ وہ حج کرے گی مگر وہ حج کرنے سے قبل ہی فوت ہوگئی کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تو نے اسے ادا کرنا تھا؟ اس نے کہا جی بالکل! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا قرض اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔ نیابۃً حج کرنے والے کے لیے شرط ہے کہ پہلے اس نے اپنا حج کر رکھا ہو۔ (بخاری، کتاب جزاء الصید: ٤/ ٦٤، حدیث: ١٨٥٢، ارواء الغلیل: ٤/ ١٧٠، حدیث: ٩٩٣، ٩٩٤)

مسجد نبوی کی طرف

اب دیارِ حبیب ﷺ اور مسجد نبوی کی زیارت کے لیے اگر موقع میسر ہو اور زادِ راہ ہو تو یہ بہت ہی بہتر سفر ہے تشریف لے چلیے۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنی باقی تمام مساجد میں نماز ادا کرنے سے ایک ہزار نماز کا زائد ثواب ملتا ہے۔ یہی حدیث مسجد نبوی میں لکھی ہوئی ہے:

صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ.

(بخاری:١/ ٢٩٩، ارواء الغلیل:٤/ ١٤٣ حدیث:٩٧١)

یہ وہی مسجد ہے جہاں وحی کا نزول ہوتا تھا یہ وہی مسجد ہے جس کی بنیاد پیغمبر ﷺ نے خود رکھی تھی اور لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی جس کو کہا جاتا ہے آنحضور ﷺ فرماتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا فرمائی تھی۔ اس کا نتیجہ

ہمارے سامنے ہے اور میں دگنی برکات کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں۔ زیارتِ مدینہ سے طمانیت اور سکون حاصل ہوگا اچھا لباس زیب تن کر کے داخل ہوں۔ پھر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں۔

ریاض الجنہ

رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ جسے آنحضور ﷺ نے جنت کے قطعہ سے ارشاد فرمایا ہے آج کل ستونوں پر نیچے والے حصہ میں سفید سنگ مرمر لگا ہوا ہے جس سے روضة من رياض الجنّة پہچانا جاتا ہے۔ کوشش کرے کہ وہاں نفل یا فرض نماز ادا کی جائے۔ دعا کی جائے مسجد نبوی میں محبت وخلوص سے حضور ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو پہنچا دیتے ہیں۔ روضہ اطہر پر جانا ممکن نہیں۔ تین دیواریں ہیں وہاں جا کر آپ کو پکارنا غیر مشروع ہے۔ کہیں اس آیت کا مصداق نہ بن جائیں۔

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤﴾ ﴾ [٤٩/ الحجرات:٤]

''یعنی وہ لوگ جو آپ کو حجرات سے باہر پکارتے ہیں وہ سمجھدار نہیں۔''

آپ ﷺ کی تکریم زندگی میں جیسے تھی ویسے ہی آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہے۔

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۚ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ أَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٣﴾ ﴾ [٤٩/ الحجرات:٣]

''خدا تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اپنی آوازیں ہمارے رسول ﷺ کے پاس پست کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کا امتحان ہو چکا ہے کہ وہ نبی ﷺ کی محبت سے سرشار ہیں اور تکریماً اپنی آوازیں پست کرتے ہیں ان کے لیے بخشش بھی ہے اور اجر عظیم بھی۔''

اللہ تعالیٰ آپ کے صلوٰۃ وسلام کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دیں گے، مسجد نبوی جو عہد نبی ﷺ میں تھی اس میں تغیر وتبدل ہوتا رہا۔ پہلی تبدیلی وزیادتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ستون مرمر وغیرہ کے بنائے گئے۔ غرضیکہ ۱۸ دفعہ ردو بدل ہوا۔ آج کل سعودی حکومت نے نئی ایجاد اور نئی طرز سے تعمیر کر کے مسجد نبوی کو بقعہ نور بنا دیا ہے۔ ظاہری اور باطنی خصوصیات اور عمدگی کی حامل ہے۔ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے رختِ سفر باندھئے۔

بموجب حدیث نبوی:

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی.

(بخاری:۳/ ۶۳ ، حدیث:۱۱۸۹ ، مسلم: حدیث:۱۳۹۷)

یہ کار ثواب ہے وہاں آپ کو کئی دلکش تاریخی مناظر سامنے آئیں گے وہ مقدس سرزمین جہاں پیغمبر ﷺ چلا پھرا کرتے تھے

وہ مَشاہد جہاں آپ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ کی آرام گاہ نظر آئے گی۔ جہاں دنیا کا دریکتا مجسمہ انوار آرام فرما رہا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ غرض یہ کہ اس شہر میں طمانیت وسکون حاصل ہوتا ہے اور بقول شاعر:

وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ
وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارا

''یعنی مکانوں کی محبت نے میرے دل میں محبت نہیں بسائی۔ لیکن اصل میں محبت کا سبب صاحبِ مسکن ہے۔''اَللّٰھُمَّ زِدْفَزِدْ''

جالی چومنا درست عمل نہیں

مسجد نبوی جو عہد پیغمبر ﷺ میں تھی اس پر سنہرا نشان موٹے موٹے خطوں کی طرح ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اتنا حصہ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں تھا اب کافی اضافہ ہو چکا ہے، اس لیے تمام حصص پر مسجد نبوی کا حکم ہوگا اور ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں

ہو گی۔ اسی طرح بیت الحرام کا صحن نبی ﷺ کے زمانہ میں بہت تھوڑا تھا اب کافی وسیع ہو چکا ہے تمام پر مسجد الحرام کا ہی حکم ہو گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب مسجد نبوی میں توسیع کی گئی تو آپ نے یہی فرمایا تھا۔ (فافہم)

روضہ اطہر پر دعا

دعا کے وقت روضہ اطہر کی طرف منہ کر کے دعا کرنا یا آپ ﷺ کا وسیلہ یا طفیل کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے بلکہ ائمہ کرام خصوصاً امام ابو حنیفہ، صلوٰۃ وسلام کے وقت تو روضۂ رسول کی طرف منہ کر لیتے تھے لیکن جب دعا کا وقت ہوتا تو روبقبلہ ہو کر دعا کرتے (خواہ روضہ اطہر کو پشت ہو جائے۔ کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے) نہ رسول اللہ ﷺ کسی کی حاجت روائی کر سکتے ہیں، نہ آپ ﷺ سے مانگنا درست ہے۔ یہ سب جاہلیت کی باتیں ہیں، جسے اسلام نے جائز نہیں رکھا ہاں مسجد نبوی میں ''روضۃ من ریاض

الجنۃ'' میں روبقبلہ ہوکر اپنے مالک حقیقی سے مانگیں، دعا سے پہلے آنحضور ﷺ پر درود شریف پڑھیں اور پھر دعا کریں ان شاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

البقیع

یہ صحابہ کا مدفن ہے جس میں تقریباً دس ہزار صحابہ مدفون ہیں۔ ازواج مطہرات، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا وہاں مدفون ہیں اللہ ان پر ہزاروں رحمتیں اور سلام بھیجے امام دار الہجرت جو ائمہ ثلاثہ کے استاذ بھی ہیں یعنی مالک بن انس ان کے استاذ حضرت نافع رضی اللہ عنہ ان کے استاذ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کی اکٹھی قبریں ہیں آپ کو ان کی آرام گاہیں دیکھ کر فوراً مالک عن نافع عن ابن عمر یاد آئے گا، سامنے روضہ اطہر ہے یہ وہی مدینہ منورہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوْتَ بالمدينة فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي اَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوْتَ بها۔ مدینہ

میں فوت ہونے والوں کا قیامت کے دن میں شفیع ہوں گا۔

(ترمذی ۳۹۱۷ باب فضل المدینہ)

کیا جنت البقیع کہنا درست ہے؟

اکثر لوگ مدینہ کے قبرستان کو جنت البقیع کہتے ہیں حالانکہ یہ نام کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں کہ آپ نے اسے جنت قرار دیا ہو۔لہٰذا اسے بقیع الغرقد کہنا چاہیے جو کہ احادیث سے ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتَنَا فِيْ بَلَدِ رِسُوْلِكَ.

''اگر مجھے یا آپ کو اللہ تعالیٰ یہ موقع عنایت فرمائے تو ممکن ہے کہ غیر کے ساتھ مل کر شاید بقول سعد'' گلے خوشبوئے دارحمام'' الخ'' والا معاملہ نظر آئے وہ زبان حال سے کہہ رہی تھی۔

بگفت من گل ناچیز بودم
ولیکن مدتے باگُل نشستم
جمال ہم نشیں درمن اثر کرد
وگرنہ من ہمہ خاکم کہ ہستم

مسجد قبا

مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں ۲،۳ میل ہلکی سی مسافت ہے اس کے محل وقوع کو پرانا مدینہ کہتے ہیں۔ آنحضور ﷺ ہجرت کے بعد سب سے اوّل یہاں تشریف لائے تھے اور اسی مسجد کی بنیاد ڈالی۔ اس مسجد کو "لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰی" کہتے ہیں ایک روایت مسلم کی ہے کہ جو وضو کر کے مسجد قبا میں داخل ہو اور دو رکعت نماز ادا کرے اسے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (مسلم: ۱/ ٤٤٨ فضائل المدینة صفحه٥٤٣)

نسائی کی ایک روایت میں غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے،

نیتوں پر انحصار ہوگا کسی کو عمرہ کا ثواب اور کسی کو آزادی غلام کو ثواب ہو گا۔ آنحضور ﷺ عموماً اس مسجد میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

جبلِ احد

مدینہ منورہ سے شمالی جانب میں احد پہاڑ ہے۔ آپ فرمایا کرتے: یہ پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ایک معرکۃ الآراء جنگ بھی یہاں ہوئی تھی۔

(بخاری: ۸/ ۱۲۵ حدیث ۴۴۲۲ صحیح مسلم، حدیث: ۱۳۹۲ فضائل المدینہ ۵۵۹)

مسجد ذی قبلتین

جبل احد سے غربی جانب سے پہلے مسجد ذی قبلتین کھیتوں میں واقع تھی اب کافی حد تک آبادی ہو چکی ہے۔ یہ وہ مسجد ہے عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے پڑھی جارہی تھی امام شمالی جانب آگے تھا۔ تمام صفوں کا رخ اسی طرف تھا، ایک صحابی

آنحضور ﷺ کے پیچھے ظہر کی نماز بیت اللہ شریف کی طرف پڑھ کر آیا۔ ابھی تک ان لوگوں کو تحویل قبلہ کی خبر نہ تھی وہ آ کر دروازہ پر لوگوں کو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے دیکھ کر بلند آواز سے پکارتا ہے۔

اَلَا اِنَّا الْقِبْلَۃَ قَدْ حُوِّلَتْ

لوگو! مطلع ہو جاؤ، قبلہ تبدیل ہو گیا ہے۔

(ابن کثیر: ۱/ ۱۸۲)

لوگوں کے کانوں میں آواز پڑی۔ یہ اطاعت کا جذبہ تھا کہ امام فوراً شمالی جانب سے ہٹ کر جنوبی جانب آ گئے آ گیا اور لوگوں نے بھی اپنے رخ اسی طرف پھیر لیے، اس لیے اس مسجد کو ذی قبلتین کہتے ہیں۔ الٰہی ہمیں بھی اس جذبہ اطاعت سے سرشار فرما۔ (آمین)

خندق

خندق جنوب مغرب کی جانب ہے جہاں صحابہ نے کفار کی

آمد پر خندق کھودی تھی۔ صحابہ آپ ﷺ کی معیت میں مٹی اٹھا رہے تھے، کوئی اپنے کرتہ میں، کوئی کس طرح، جس طرح میسر ہوسکا مٹی اٹھا رہے تھے اور کہتے تھے:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

''ہم وہ خوش بخت لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ سے بیعت کی ہے کہ جب تک ہماری جان میں جان ہے آپ ﷺ کی حکم کے تحت اسلامی جنگ جہاد میں رہیں گے آپ ﷺ جواباً فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةَ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ.

''اے اللہ زندگی تو صرف آخرت کی ہی زندگی ہے اے اللہ! انصار اور مہاجرین کو معاف فرمادے۔''

جبلِ سلع

اس کے متصل ہی ہے جس کا تذکرہ عموماً حدیث کی کتابوں

میں آتا ہے۔

مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازوں کا مسئلہ

حجاج کرام اور معتمرین مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنا مسنون سمجھتے ہیں۔ مسجد نبوی میں جتنی بھی نمازیں پڑھی جائیں کم ہیں مگر جن احادیث میں ایسا کرنے والوں کے لیے جہنم سے رہائی عذاب سے نجات اور نفاق سے براءت کا تذکرہ ہے وہ تمام احادیث ضعیف ہیں۔

(سلسلة الاحاديث الضعيفة:١/ ٣٦٦ حديث:٣٦٤)

جبکہ حدیث عام ہے کہ جس نے کسی بھی مقام پر چالیس دن تک (نہ کہ چالیس نمازیں) تکبیر اولیٰ کے ساتھ نمازیں پڑھیں اس کے لیے مذکورہ اجر ہے اسے مسجد نبوی کے ساتھ مختص کرنا درست نہیں۔(سلسلة الاحاديث الصحيحة:٤/ ٦٢٨، حديث١٩٧٩

صحيح سنن ترمذی:١/ ٧٧حديث٢٠٠)

مدینہ منورہ جانا موجب ثواب اور موجب تسکین ہے لیکن احکام حج میں اس کا کوئی دخل نہیں۔ حج مکہ مکرمہ میں ہو گیا بعض لوگ جو ذکر کرتے ہیں

مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي

''یعنی جس شخص نے حج کی اور میری قبر کی زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔'' درست نہیں۔

(سلسلة الاحاديث الضعيفة: ١/ ٦١ حديث ٦٥ فضائل المدينة ٥٨٨ حديث ٣١٤)

وَمَنْ زَارَ قَبْرِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي

''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگی۔''

(ارواء الغليل ٤/ ٣٣٥ حديث: ١١٢٨ فضائل المدينة: ٥٨٤، حديث ٣١١)

ایسی تمام روایات موضوع ہیں ان کا کوئی اصل ثبوت کتب

احادیث میں کہیں نہیں پایا گیا۔ فضائل کے لیے وہ روایات جو صحیح ہیں کافی وافی ہیں۔ موضوعات بیان کرنا موجب گناہ ہے۔ ثواب کا ذرہ بھر نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال کی توفیق دے۔

مدینہ منورہ سے واپسی

مدینہ منورہ سے واپسی پر آخری بار منبر اور روضہ اطہر کے درمیان جسے روضۃ من ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت کے لیے دعا کرنا اور مسنون صلوٰۃ وسلام کہنا چاہیے۔ جس میں تکریم وعظمت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق صالح عنایت کرے۔ اگر خیال ہو کر جدہ میں پہنچ کر ۲، ۳ دن ٹھہرنا پڑے گا تو ذی الحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیں اگر وہاں پوری معلومات بہم نہ پہنچ سکی ہوں اور جدہ آ کر علم ہو کہ یہاں اقامت چند روز ہو گی تو جدہ سے عمرہ کا احرام باندھئے اور مکہ مکرمہ روانہ ہو جائیے۔ ٹیکسی پر ۳۰، ۳۵ ریال صرف ہوں گے۔ اگر زیادہ بھی ہو جائیں تو عمرہ کا موقع بیت

اللہ کی زیارت مقامات مقدسہ کا دیکھنا کب میسر ہوتا ہے اسے نعمت غیر مترقبہ سمجھئے۔ جدہ میں نماز پڑھنا اور اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک ہی حکم رکھتا ہے۔ بیت اللہ شریف میں ایک نماز کی ادائیگی سے ایک لاکھ کا ثواب احکم الحاکمین دے گا۔ طواف کیجئے۔ ماءزمزم شکم سیر ہو کر پیجئے۔ ان انعامات الٰہیہ کی کیا قیمت اور کیا قدر۔ واپسی پر پھر کسی سے دنگا فساد نہ کیجئے۔ اپنے شہر گاؤں آنے سے پہلے ان کو اطلاع دیجئے تا کہ وہ ملاقات سے مسرور ہوں ایک روایت ہے جسے امام احمد نے ذکر کیا ہے۔

حجاج کا استقبال

قَالَ ﷺ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَلَكَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ.

(مسند احمد ۲/ ۱۲۸)

”آپ ﷺ نے فرمایا جب تم حاجی سے ملو تو اس سے

مصافحہ کرو اور گھر میں داخل ہونے سے پہلے دعا مغفرت کے لیے کہو۔ کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے (امید ہے اس کی دعا قبول ہوگی) ایک روایت جسے صاحب سبل السلام نے مناسک الحج میں ذکر کیا ہے کہ جب شہر میں پہنچے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا:

اَنْ یَّاتِیَ الْمَسْجِدَ فَیُصَلِّی فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ

"کہ پہلے مسجد میں آئے دو رکعت نفل ادا کر کے گھر میں داخل ہو اور ان سے ملاقات کرے۔"

اللہ کا شکر ادا کرے۔ ایک اور روایت صاحب سبل السلام نے مناسک الحج میں نقل کی ہے:

لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً

"جب آنحضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اونٹ یا گائے بطور شکریہ اللہ تعالیٰ کے ذبح کر کے لوگوں کو کھلایا۔"

حاجی صاحب جب گھر پہنچے تو دعوت بطور شکریہ کرے۔

اب حج سے فارغ ہو کر گھر پہنچ گئے۔ اب گزشتہ گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے۔ آئندہ احتیاط کرے اور اپنے حج کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔ جھگڑا فساد، شرک، بدعت، دھوکہ، فریب سے احتراز کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی کی توفیق دے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

روزہ مرہ استعمال

کی اشیاء کے نام

اور

ان کا ترجمہ

پھل

عربی	اردو
اَللَّيْمُوْنَ	لیموں
اَلْمَوْزُ	کیلا
الرُّمَّان	انار
اَلْبُرْتَقَالُ	مالٹا، سنگترا، نارنگی
التُّفَّاحُ	سیب
اَلْبِطِّيْخُ	تربوز
الزَّيْتُوْنُ	زیتون
اَللَّوْزُ	بادام
الجَوْزُ	اخروٹ
مِشْمِش	سوگی

اَلتَّمَرُ	کھجور

سبزیات

اَلطَّمَاطِم	ٹماٹر
اَلبَطَاطِسُ	آلو
اَلبَصَلُ	پیاز
الاَسْوَد (بادنجان)	بینگن
اَلفْت	شلجم
اَلْفُجْلُ	مولی
الرَّجْلَةُ	ساگ
نَعْنَعٌ	پودینہ
الکِزْبُرَة	دھنیا
اَلْفَصُوْلِیَة	مٹر
الْخِیَارُ	کھیرا

اَلسِّلْكُ	پالک
کرسہ	توڑی

کھانے کی اشیاء

اَلْخُبْزُ، اَلْعَيْشُ	روٹی
اَللَّحْمُ	گوشت
لَحْمُ الشَّاةِ اَوِ الْغَنَمِ والضأن	بھیڑ، بکری کا گوشت
لَحْمُ الْبَقَرَةِ	گائے کا گوشت
لَحْمُ الْجَمَلِ	اونٹ کا گوشت
لَحْمُ الدَّجَاجِ	مرغ کا گوشت
اَلْخُبْزُ الاَفْرَنْجِی	ڈبل روٹی
اَلتَّمِيْزُ	تنور کی بڑی روٹی
اَلْكَعْكُ	کیک
اَلْحَلِيْبُ	دودھ

اَللَّبَنُ	دہی
اَلشَّائُ	بغیر دودھ کے چائے
شَای بِالحَلِيْبِ	دودھ والی چائے
اَلْقَهْوَةُ	قہوہ
اَلسُّكَرُ	چینی
اَللَّحْمُ الْمَفْرُوْرُ	قیمہ
اَلْبَيْضَةُ	انڈا
اَلقِشْطَة	بالائی
اَلْحَسْبَاءُ	شوربا
اَلزُّبْدَةُ	مکھن
اَلْمِلْحُ	نمک
عَسْلُ	شہد
اَلطَّحِيْنُ	آٹا
بِسْكُوِيت	بسکٹ

لباس

اَلْغُتْرَةُ	سر والا رومال
اَلْمِنْدِيْلُ	جیبی رومال
العَبَاء، البُرقَعَة	برقعہ
اَلسِّرْوَالُ	پاجامہ
اَلْفُسْتَانُ	فراک
القَلَنْسُوة	ٹوپی
اَلْمَدَاسُ، اَلنَّعْلُ	جوتا
اَلْبُوْطُ	بوٹ
اَلْقُفَازُ	دستانے
اَلْمَحْفَظَةُ	بٹوہ، بریف کیس
اَلْقَمِيْصُ	قمیص
اَلْجُبَّةُ	جبہ، عربی لباس
ثَوبٌ نَسائِي	زنانہ کپڑا

ثَوبٌ رِجَالِیٌ	مردانہ کپڑا
القماش	کپڑا

جسم کے اعضاء

الرَّأسُ	سر
اَلاَنْفُ	ناک
اَلوَجْهُ	چہرہ
اَلاُذُنُ	کان
اَلعَینُ	آنکھ
اَلرَّقَبَةُ	گردن
اَلفَمُ	منہ
الجَوْف، البَطن	پیٹ
اَلكَتِفُ	کندھا
الصَّدْرُ	سینہ
اَلیَدُ	ہاتھ

اَللِّسَان	زبان
اَلشَّفَةُ	ہونٹ
الإصْبَعُ	انگلی
اَلْحَلَقُ	گلہ
الشَّعْرُ	بال
الرِّجْلُ	ٹانگ
اَلْقَدَمُ	پاؤں
اَلْمِرْفَقُ	کہنی
اَلْحَاجِبُ	ابرو
اَللِّحْيَةُ	داڑھی

دنوں کے نام

يَوْمُ السَّبْتِ	ہفتہ
يَوْمُ الْأَحَدِ	اتوار

يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ	سوموار
يَوْمُ الثَّلَاثَاء	منگل
يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ	بدھ
يَوْمُ الْخَمِيْسِ	جمعرات
يَوْمُ الْجُمُعَةِ	جمعہ

عربی مہینوں کے نام

(۱) مُحَرَّمٌ	(۲) صَفَرٌ
(۳) رَبِيْعُ الْأَوَّلُ	(٤) رَبِيْعُ الثَّانِي
(٥) جُمَادِيَ الْأُوْلٰى	(٦) جَمَادَى الْأُخْرٰى
(۷) رجَب	(۸) شَعبَان
(۹) رَمضَان	(۱۰) شَوَّال
(۱۱) ذُوالقَعدة	(۱۲) ذُوالحِجَّة

علی المطار ایئر پورٹ پر

آپ کہاں سے آئیں ہیں؟	مِنْ أيْنَ جِئْتَ؟
میں پاکسان سے آیا ہوں؟	اَنَا جِئْتُ مِنْ بَاكِسْتَان
آپ کی نیشلٹی کون سی ہے؟	اَيْش جِنْسِيَتُكَ؟
آپ کا نام کیا ہے؟	اَيْش)(مَا) اِسْمُكَ
میرا نام محمود ہے۔	اسمی محمود
آپ کا پاسپورٹ کہاں ہے؟	اَينَ جَوازُ السَّفَرَ
جناب یہ ہے	هٰذَا هُوَ يَا سَيِّدِى
آپ کہاں پیدا ہوئے؟	اَيْنَ اَنتَ وُلِدْتَّ؟
میں فیصل آباد پاکستان میں پیدا ہوا	اَنَا وُلِدْتُّ فِيْ فَيْصَل آبَاد بِبَاكِسْتَانَ.
پاکستان میں آپ کا کیا ایڈریس ہے؟	اَيْش عُنْوَانُكَ فِيْ بَاكِسْتَان

کیا آپ اکیلے ہی ہیں؟	هَلْ اَنْتَ وَحِيْدٌ
ہاں میں اکیلا ہی ہوں	نَعَمْ اَنَا وَحِيْدٌ
نہیں میرے ساتھ میری بیوی بھی ہے؟	لَا اَنَا مَعَ حُرْمَتِيْ (زَوْجَتِيْ)
آپ کی بیگم کا پاسپورٹ کہاں ہے؟	اَيْنَ جَوازُ حُرْمَتِكَ (زَوْجَتِكَ)؟
اُس کے پاس ہے	هُوَ عِنْدَهَا يَا اَخِيْ
یہ اپنا اور اپنی بیوی کا پاسپورٹ لے لو۔	خُذْ هٰذَ جَوَازُكَ وَجَوَازُ حُرْمَتِكَ.
کیا مجھ پر کوئی جرمانہ ہے	هَلْ عَلَيَّ غَرَامَةٌ؟
آپ پر کوئی جرمانہ نہیں	مَا عَلَيْكَ بِشَيْءٍ غرامَةٌ)
سر (صاحب) آپ کا بہت بہت شکریہ۔	شُكْرًا جَزِيْلًا يَا سَيِّدِيْ عَفْوًا

کسٹم (الجمرک)

حاجی صاحب آپ کا سامان کہاں ہے؟	اَيْنَ عَفْشُكَ يَا حاجُّ؟
جناب میرا سامان یہ رہا	هٰذَا حَقِّيْ (عفش حقی) هٰذَا يَا سَيِّدِیْ.
کیا آپ کے پاس کسٹم کی کوئی چیز ہے؟	هَلْ عِنْدَكَ مَا يَسْتَحِقُّ رُسُوْمَ الْجُمْرُكَ
اللہ کی قسم نہیں اے دوست	وَاللّٰهِ لَا يَا حَبِيبِیْ
اے صاحب (سر) جی ہاں	نَعَمْ يَا سَيِّدِیْ
کیا میں کسٹم ادا کروں	هَلْ اَدْفَعُ الْجُمْرُك
کوئی بات نہیں تشریف لے جائیے۔	مَا فِي شَئ، خَلَاصْ تَفَضَّلْ

کیا میں بکس کھولوں؟ هَلْ اَفْتَحُ حَقِيبَةَ؟

بکس کی چابی گم ہوگئی ہے؟ ضَاعَ (فُقِدَ) مِفْتَاحُ الْحَقِيبَةِ

یہ اشیاء برائے تحفہ ہیں۔ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ لِلْهَدِيَةِ

کیا فارم بھرنا ضروری ہے۔ هَلْ يَجِبُ اَنْ اَمْلَأَ الاِسْتِمَارَةَ

ہاں! بہت ضروری ہے۔ نَعَمْ ضَرُوْرِیْ

نہیں ضروری نہیں لَيْسَ بِضَرُوْرِیْ

یہ فارم پر (بھر) دو اِمْلَا هٰذِهِ الْاِسْتِمَارَةَ

اِسْتِيْجَارُ بَيْتٍ اَوْ شُقَّةٍ

گھر یا فلیٹ کرایہ پر لینا

اے بھائی کرائے کا مکان کہاں ہے؟ اَيْنَ بَيْتٌ لِلْاِيجَارِيَا اَخِيْ؟

تھوڑا سا سیدھا جائیں پھر دائیں مڑ جائیں۔	اِمْشِ قَلِيْلًا عَلَى الطُّوْلِ ثُمَّ لُفْ عَلٰى يَمِيْنِكَ.
کیا یہاں کوئی کرائے کا مکان ہے؟	هَلْ هُنَا مَنْزِلٌ لِلْاِيْجَارِ؟
کیا آپ کے پاس کرائے کا فلیٹ خالی ہے؟	هَلْ عِنْدَكَ شُقَّةٌ لِلْاِيجَارِ
ہاں میرے پاس کمرے اور فلیٹس کرائے کے لیے خالی ہیں؟	نَعَمْ عِنْدِيْ غُرَفٌ وَشُقَقٌ لِلْاِيْجَارِ.
آپ کون سی منزل چاہتے ہیں؟	فِيْ اَيِّ دَوْرٍ اَنْتَ تَبْغِيْ
میں پہلی منزل کو پسند کرتا ہوں۔	اَنَا اُحِبُّ الدَّوْرَ الاَوَّلْ

میں ایک ہی کمرہ چاہتا ہوں۔	اَنَا اُرِیْدُ غُرْفَةً وَاحِدَةً
ایک ہفتہ کا کتنا کرایہ ہے۔	کَمِ الْاِیْجَارُ لِاُسْبُوْعٍ وَاحِدٍ.
مجھے ایک مہینہ کے لیے چاہئے۔	اُرِیْدُ لِشَهْرٍ وَاحِدٍ.
مجھے ایک سال کے لیے چاہئے۔	اُرِیْدُ لِعَامٍ وَاحِدٍ
ایک ہفتہ کا کرایہ پچاس ریال ہے۔	اِیْجَارُ لاُسْبُوْعٍ وَاحِدٍ خَمْسِیْنَ رِیَالاً.
کیا اس میں لفٹ ہے؟	هَلْ فِیْهَا مِصْعَدٌ؟
ہاں اس بلڈنگ میں لفٹ ہے۔	نَعَمْ فِیْ هٰذالْمَنْزِلِ مِصْعَدٌ
ہمارا اس بات پر اتفاق رائے ہوتا ہے۔	نَحْنُ اِتَّفَقْنَا عَلٰی ذٰلِكَ.

زِيَارَةُ الاَمَاكِنِ الْمُقَدَّسَة

مقدس مقامات کی زیارت

معلم صاحب! مدینہ منورہ میں کتنے مقدس مقامات ہیں؟	اَيُّهَا الْمُعَلِّمُ! كَمِ الْمَقَامَاتُ الْمُقَدَّسَةِ فِي الْمَدِيْنَةِ؟
حاجی صاحب بہت سے مقامات ہیں۔	يَا الْحَاجُّ كَثِيْرَةٌ بِفَضْلِ اللّٰهِ.
ان سب سے پہلے مسجد نبوی، مسجد قباء، جنت البقیع، جبل احد، مسجد قبلتین، بئر عثمان، وغیرہ ہیں۔	مِنْهَا اَوَّلاً الْمَسْجِدُ النَّبَوِیْ وَمَسْجِدُ قُبَاء، وَبَقِيْعُ الْغَرْقَدِ، وَ جَبَلُ اُحُدٍ وَ مَسْجِدُ الْقِبْلَتَيْنِ وبِئْرُ عثمان وَغَيْرُهَا.
میرا مسجد قباجانے کا ارادہ ہے	اُرِيْدُ الذِّهَابَ اِلٰی مَسْجِدِ قُبَاء

مسجد قباء یہاں سے تقریباً چار کلومیٹر ہے۔	مَسْجِدُ قُبَاء بَعِيْدٌ مِّنْ هُنَا اَرْبَعَةَ كِيْلُوا مِتْرًا.
مجھے ایک رہبر چاہئے	اِنِّيْ اُرِيْدُ دَلِيْلاً
آنے جانے کا کیا کرایہ ہے؟	كَمْ اُجْرَةُ الذهَابِ وَالإِيَابِ
آمدورفت کا کرایہ پچاس ریال ہے۔	اُجْرَةُ الذِهَابِ وَالإِيَابِ خمسِيْن رِيال.

کلیہ دار القرآن والحدیث

تعارف کے آئینہ میں

تاسیس: 1932ء امرتسر (بھارت)

دوسرا مرحلہ: 1952ء جناح کالونی فیصل آباد

تیسرا مرحلہ: 1954ء

چوتھا مرحلہ:

کلیہ کی تعمیر نو 2000ء

☆ طلبہ کے لیے وسیع عالیشان مسجد

☆ وسیع کلاس رومز

☆ طلبہ کے لیے جدید ہوسٹلز

☆ کمپیوٹر کی تعلیم کا معقول انتظام

☆ عظیم وشاندار لائبریری کی توسیع

☆ فہم قرآن کلاس پروگرام ہر روز بعد نماز عشاء

433-جناح کالونی فیصل آباد فون:2645531